SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday the 23rd August , 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at six of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ
الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

[ترجمہ : جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہِ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے ٥ وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا جو اُس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (اُن کو بھیجا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے٥ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے٥]

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday the 23rd August , 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at six of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ
الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴

[ترجمہ : جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہِ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے o وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا جو اُس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (اُن کو بھیجا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے o یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے O]

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : رخصت کی درخواستیں ہیں۔ سردار محمد یوسف خان ساسولی نے علالت کی بناء پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر نبی بخش ڈومکی صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۲۱ سے ۲۷ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : مخدوم حمیدالدین صاحب نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ان کی رخصت کی درخواست منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : اس کے علاوہ میاں محمد زمان صاحب ' لیفٹیننٹ جنرل ملک عبدالمجید صاحب اور شیخ رشید صاحب ' وفاقی وزراء نے اطلاعات دی ہیں کہ وہ مختلف وجوہات کی بناء پر ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین : اس کے بعد تحریک التواء نمبر ۲۸ ' قاضی حسین احمد اور پروفیسر خورشید احمد صاحب کی جانب سے ہے جو انڈین کی طرف سے دریائے راوی پر ڈیم کی تعمیر سے متعلق ہے۔ ٹھیک ہے نہیں ہیں۔ سٹینڈ ڈراپڈ۔ کیا یہ اس دن شروع نہیں کر دیا تھا۔

چوہدری امیر حسین : نہیں جی '

جناب چیئرمین : شروع نہیں ہوا تھا۔ سید اشتیاق اظہر صاحب کا ۳۶ ہے ' وہ بھی

موجود نہیں ہیں۔ یہ بھی سٹینڈ ڈراپڈ۔ اب حافظ حسین احمد کا ۶۳ ہے۔

حافظ حسین احمد : تحریک التواء نمبر ۶۳۔ Power Break Down میں تحریک کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس قومی مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۲ جولائی کے مطابق عروس البلاد کراچی میں واپڈا کی جانب سے شہریوں کے لئے ایک بہت بڑے بریک ڈاؤن کا تحفہ دیا گیا اور پورا شہر تاریکی میں ڈوب گیا۔ رات ساڑھے آٹھ بجے شدید گرمی میں جزوی طور پہ روزانہ بجلی کی آنکھ مچولی ایک معمول بن چکا ہے لیکن پورے کراچی میں اس طرح کے واقعات سے واپڈا کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اس لئے اس قومی مسئلے پر جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Jam Muhammad Yousaf : Opposed.

جناب چیئرمین : It is being opposed. جی فرمائیے جی۔

چوہدری عبدالغفور : ابھی منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اُن کے آنے تک مؤخر کر دی جائے۔

جناب چیئرمین : کہاں ہیں منسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور : نیشنل اسمبلی میں مصروف ہیں۔

جناب چیئرمین : تو انتظار کر لیں حافظ صاحب؟

حافظ حسین احمد : جی میرا خیال ہے میں اٹھارویں دفعہ بڑھ چکا ہوں۔ تھک گیا ہوں۔

چوہدری امیر حسین : ابھی بلا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : چلیں آپ شروع کر دیں ابھی وہ بلا لیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : پہلے جی اُن کو بلا لیں۔

جناب چیئرمین : جی بلا لیں انہیں، اس دوران دوسرا لے لیں دوسرا ابھی آپ کا ہے نمبر 44۔

حافظ حسین احمد : نمبر 44 پڑھ دوں لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

چوہدری امیر حسین :.جی میرے پاس انکا بریف ہے۔

حافظ حسین احمد : آپ کہاں کہاں ہوں گے۔

جناب چیئرمین : جی جناب فرمائیے۔

حافظ حسین احمد : میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل مسئلے پہ جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔ روزنامہ جنگ پنڈی اور روزنامہ پاکستان لاہور ۲۲ جولائی کے مطابق لاہور ڈرائی پورٹ پر جعلی دستاویزات کے ذریعے ری کنڈیشن ظاہر کر کے نئی کاروں کو درآمد کرنے کے سیکنڈل کا انکشاف ہوا ہے اس سیکنڈل میں مبینہ طور پہ کسٹم کے اعلیٰ افسران ملوث ہیں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر فوری بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : It is being opposed?

چوہدری امیر حسین : سر، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دوسرا تھا نمبر کی میرا خیال ہے غلطی ہو گئی ہے اور اس کو توڈیفر کریں یہ جو کامرس منسٹری کا ہے نمبر45 I am sorry جی۔
I think, it is 45.

Mr. Chairman : On the misappropriation of 1400 bales of cotton.

Ch. Amir Hussain : Sir, this may kindly be taken up.

جناب چیئرمین : جی حافظ صاحب نمبر45 آج سارے ہی آپ کے ہیں

ADJ0URNMENT MOTION

(i) *RE :* THE EMBEZZLEMENT OF 1400 COTTON BAILS

حافظ حسین احمد : مجھے کس چیز کی سزا دی جا رہی ہے جی۔ میں تحریک کرتا ہوں

کہ مندرجہ ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ پاکستان مورخہ ۲۱ر جولائی ۹۲ء کے مطابق شجاع آباد میں کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن پاکستان کی ملکیت ۵ لاکھ روپے کی چودہ سو روئی کی گانٹھیں خُرد برد کردی گئیں یہ گانٹھیں شجاع آباد کی بخاری کاٹن انڈسٹریز میں بطور امانت رکھی گئی تھیں۔ ان گانٹھوں کو ملتان شہر کے تین مختلف گوداموں میں منتقل کیا گیا اور رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر انہوں نے SHO سید مظہر عباس کو دس لاکھ رشوت کی پیشکش کی یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے ایوان کی جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

چوہدری امیر حسین : سر یہ واقعاتی طور پر تو درست ہے لیکن under the rules میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی جناب حافظ صاحب ایڈمسبلٹی پر بتائیں۔

حافظ حسین احمد : جناب اگر یہ درست ہے تو اس کو درست ہی تسلیم کیا جائے۔

جناب چیئرمین : نہیں کہتے ہیں واقعاتی طور پر درست ہے یعنی یہ واقعہ ہوا ہے لیکن رولز کے مطابق تحریک التواء admissible نہیں ہے۔ اس پہ آپ بات کرلیں ناں۔

حافظ حسین احمد : میں جی گزارش کرونگا کہ اگر ہمارے فاضل وزیر جو واقعات ہوئے ہیں اس پر ہی روشنی ڈالیں۔

جناب چیئرمین : جی بتادیں جی۔

چوہدری امیر حسین : سر، اس کے واقعات اس طرح ہیں میں پڑھتا ہوں۔ ایک ہزار نو سو پچیس بیلز بخاری کاٹن انڈسٹریز میں رکھی گئی تھیں۔ یہ ۱۳ر جولائی ۱۹۹۲ء کو بخاری کاٹن انڈسٹریز نے رپورٹ کی کہ آگ لگ گئی ہے اس کی عمارت میں، جہاں مل میں یہ رکھی گئی تھیں اور اس کے نتیجے میں ۱۳ سو بیلز تباہ ہوگئیں یعنی جل گئیں۔ زونل منیجر لودھراں نے

لوکل پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر درج کرادی اس پر انکوائری ہوئی اور یہ سامنے آیا کہ جن تیرہ سو بیلز کا کہا تھا کہ جل گئیں آگ کی وجہ سے وہ غلط ثابت ہوا کہ کوئی بلیز جلی نہیں بلکہ ان کو مل کے صحن سے خود انہوں نے کسی اور جگہ shift کیا اس میں سے جو تیرہ سو بیلیں بیان کی گئیں اُن میں سے گیارہ سو کاٹن ایکسپورٹ کی ملکیت تھیں۔ گیارہ میں سے 993 کاٹن بیلز recover ہو چکی ہیں۔ لوکل پولیس نے اس کو recover کر لیا ہے اور 107 جو بقایا ہیں وہ ابھی تک بر آمد نہیں ہوئیں اور ان میں سے جو بقایا 855 بیلز تھیں سی ای سی کی جو بخاری کاٹن انڈسٹریز شجاع آباد پڑی ہوئی تھیں اس میں سے 849 بیلز have been shifted to CEC storage area یعنی وہاں سے شفٹ کر کے انہوں نے اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ اس بارے میں جو کیس درج رجسٹر ہوا تھا تعزیرات پاکستان کے تحت لوکل پولیس میں اس کی تحقیقات ہو رہی ہے اور اس میں ملوث ملزمان کو مجاز عدالت نے عبوری ضمانت منظور کی ہوئی ہے۔ جس کی تاریخ پیشی ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہے تو میں جناب والا! اس میں گزارش کرونگا کہ چونکہ ان کا نوٹس لیا گیا معزز ممبر نے توجہ بھی اس بارے میں دلائی اور کیس کی تفتیش بھی ہو رہی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوشش کی مگر انہوں نے ضمانت قبل از گرفتاری کرالی ان کی ضمانت منسوخ کرانے کے لئے پراسیکوشن کی طرف سے کوشش بھی کی جائے گی تاکہ بقایا 107 بھی بر آمد کی جا سکیں۔ اور جنہوں نے جرم کیا ہے اس کی ان کی سزا بھی مل سکے چونکہ زیر تفتیش ہیں اور میں یہ گزارش کرونگا کہ اس کی تشویش اپنی جگہ درست ہے چونکہ ایک جنرل پبلک importance کا ایک واقعہ ہوا ہے تو اس میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کا پہلے ہی گورنمنٹ نے نوٹس لے لیا ہے جس طرح یہ توجہ دلانا چاہتے تھے۔

جناب چیئرمین : جی حافظ صاحب! یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے کیس درج ہو چکا ہے اور جو ملزمان ہیں ان کو گرفتار کرنے کے لئے کوشش کی لیکن ضمانت قبل از گرفتاری ہو گئی۔ تو اس پر مزید کیا کر سکتی ہے؟

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جب سے یہ شوگر ملز دھڑا دھڑ لگ رہے ہیں اور پورے زرعی پیشہ افراد کو یہ کہا جارہا ہے کہ آپ گنے اگائیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری کاٹن ہی ایک ایسی زرعی پیداوار ہے جس کی بدولت ہم جی رہے ہیں اور کس حد تک اپنے ملک کی اقتصادیات ہے اس کو سنبھالا دینے کی کوشش کر رہے ہیں تو یقیناً میں چوہدری صاحب کا احترام کرتا ہوں لیکن یہ صرف بات چند افراد کی نہیں ہے بلکہ یہ صرف ایسا واقعہ ہے جو سامنے آچکا ہے اور اُس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے متعلق اس سے پہلے بھی اس ایوان میں کافی بحث ہو چکی ہے اور ہمیں ملک نعیم صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی اور پچھلے ماضی کے دَور میں قومی اسمبلی میں بھی معاملہ اُٹھا تھا یوں معلوم ہوتا ہے کہ جناب یہ ایک وزارت ہونے کے انڈے دینے والی ایسی مرغی ہے کہ جس کے بھی ہاتھ لگتی ہے وہ کوشش کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرادیں کہ اعلیٰ سطح پہ اس کی تحقیقات کی جائیگی اور کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کے افراد نے کس حیثیت سے صرف ایک ایسی جگہ کو مخصوص کیا ایک انڈسٹری کو جو بخاری انڈسٹریز ہے اس میں امانت رکھنے کی کیا تک بنتی ہے جبکہ پاسکو کے گودام ہیں اور دوسری جگہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اعلیٰ پیمانے پر بدعنوانی کی بہت بڑی سازش ہے اور اگر آپ اس کو اس حد تک محدود رکھیں گے کہ جناب دو افراد تھے وہ گرفتار ہوئے۔ اب ظاہر ہے کہ جب دس لاکھ روپے SHO کو رشوت کی offer کی جاتی ہے اور لاہور کی در و دیوار پہ لکھا جاتا ہے کہ نواز شریف صاحب آئے ہیں رشوت ختم، لیکن اس کے لئے یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ رشوت کو ختم کیا جائے۔ اس کے لئے وزیر موصوف اگر ہمیں یقین دہانی کرائیں گے کہ S.H.O. سید مظہر عباس کو دس لاکھ روپے کی جو پیشکش کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین : اسی میں وضاحت کی گئی ہے کہ تفصیلات کے مطابق کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن نے رواں کاٹن سیزن میں کافی تعداد میں روئی کی گانٹھیں کاٹن انڈسٹری سے خرید کر کیفیکٹری کے سٹاک میں، جمع کر رکھی تھیں جو وقتاً وقتاً فیکٹری سے

محکمہ کے ذریعے اٹھائی جا رہی تھیں ابھی بقایا گیارہ سو گانٹھیں فیکٹری میں پڑی ہوئی تھیں اس دوران فیکٹری مالکان کی نیت خراب ہو گئی' یہ تو لکھا ہوا ہے سارا کچھ کہ ان سے خریدیں لیکن وہ ان پر سٹاک کر دیں تاکہ جب ضرورت پڑے۔۔۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد : جناب والا! میں کیسے یقین کروں کہ جنہوں نے خریدی ہے ان کے پاس جگہ نہیں تھی ظاہر کہ یہ ایک سازش کے تحت ہے یعنی خریدی گئی اور اس کے باوجود ان کو ادائیگی کی گئی پیسے دیئے گئے اور اس کے بعد گانٹھیں وہیں چھوڑ دی گئیں اور وہ گانٹھیں وہاں سے خرد برد ہو گئیں اور ان کے بعد کافی عرصے کے بعد محکمے کو پتہ چلا اس کے بعد جب ایف آئی آر کاٹی گئی تو وہاں رشوت دینے کی کوشش کی گئی اور آپ سمجھتے ہیں یہ سارے اتفاقات اور واقعات ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اگر وزیر موصوف صاحب ہمیں یقین دھانی کرائیں کہ اعلیٰ سطح پر کاٹن ایکسپورٹ۔۔۔ بلکہ میں نے یہاں پر اور طارق چوہدری صاحب نے کچھ الگ figures ملک نعیم صاحب کو دیئے تھے' اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے دے اس وقت لندن میں ہیں میرے خیال میں اگر یقین دھانی ہمیں کرائی جائے تو پھر ہم سوچیں گے۔

جناب چیئرمین : بہر حال عدالت میں کوشش کریں کیوں کہ معاملہ عدالت میں ہے تو یہ کیا انکوائری کریں گے عدالت ہی کرے گی کوشش کریں کہ جلدی فیصلہ ہو تاخیر نہ ہو ٹھیک ہے جی۔

حافظ حسین احمد : ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین : تو اس بیان کی روشنی میں یہ پریس نہیں کرتے' اب وزیر صاحب آ گئے ہیں تو تحریک التواء نمبر ۶۳ لے لیتے ہیں جو کہ پاور بریک ڈاؤن کے متعلق ہے' ۳۶ اور ۶۳ ایک ہی نوعیت کی ہیں وہ بھی لے لیتے ہیں آپ تحریک پڑھ دیں۔

(ii) *RE* : THE POWER BREAK DOWN IN KARACHI

حافظ حسین احمد : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس قومی مسئلے کو زیر بحث لایا جائے روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲/جولائی کے مطابق عروس البلاد کواچی میں واپڈا کی جانب سے شہریوں کے لئے ایک بہت بڑے بریک ٹاؤن کا تحفہ دیا گیا اور قورا شہر تاریکی میں ڈوب گیارات ساڑھے آٹھ بجے شدید گرمی میں جزوی طور پر روزانہ بجلی کی آنکھ مچولی ایک معمول بن چکا ہے لیکن پوری کراچی میں اس طرح کے واقعات سے واپڈا کی کارکردگی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس قومی مسئلے پر جاری کارروائی کو روک کر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Jam Muhammad Yousaf : Opposed, Sir.

جناب چیئرمین : جی فرمایئے حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک کراچی کا مسئلہ ہے تو اس میں میں نے ایک بنیاد کے طور پر تحریک التواء دی ہے باقی جہاں تک واپڈا کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قومی المیہ ہے اور اس وقت جو واپڈا کی کارکردگی ہے وہ کسی طور پر بھی تسلی بخش نہیں ہے اور میرے تحریک التواء دینے کا مقصد بھی یہی تھا کہ جس طرح ہم نے مواصلات اور دیگر امور پر بحث کی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ واپڈا کی جو صورتحال ہے اس ایوان میں اس مسئلے کے بارے میں بھی بحث کی جائے اور جہاں تک کراچی کا مسئلہ ہے وہ تو ظاہر ہے کہ اخبارات میں چھپا یہ صرف کراچی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ عرصے سے جس صوبے سے ہمارے وزیر موصوف تعلق رکھتے ہیں ان علاقوں میں بھی بظاہر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جناب اس وقت لوڈشیڈنگ ختم ہے لیکن پشین، ژوب، لارالائی مستونگ جن علاقوں سے ہمیں معلومات حاصل ہوتی ہیں وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ کئی کئی دن بلکہ کئی کئی مہینے وہاں پر بجلی نہیں ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جام یوسف

صاحب بہتر جانتے ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کس بنیاد پر انہوں نے اس تحریک التواء کی مخالفت کی ہے ظاہر ہے کہ جو file ان کے پاس رکھی ہے وہ پڑھ کر دیں گے لیکن آیا ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے پارلیمانی رفیق ہیں اور جمہوری انداز سے وہ آئے ہیں لیکن یقیناً اگر حالات اجازت دیتے تو وہ برملا فرماد کرتے کہ ان کا محکمہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ کل کے اخبارات کے مطابق بھوربن مری میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ چیئرمین واپڈا جو ہیں وہ میری بات نہیں مانتے ظاہر ہے ایک پہلے چیئرمین صاحب تھے انہوں نے ان کی بات نہیں مانی اور بہت بڑا لمبا چوڑا مسئلہ بنا جس کے بعد ان کی چھٹی کرائی گئی لیکن جو تازہ ترین چیئرمین ہیں وہ بھی ان کی بات نہیں مانتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو واپڈا ہے وہ سفید ہاتھ تھا لیکن مسلسل لوڈشیڈنگ کی وجہ سے اب یہ ہمارے ملک کا ایک کالا ہاتھی بن گیا ہے۔۔۔

جام محمد یوسف : جناب والا، حافظ صاحب کراچی کے متعلق بات کریں یہ تو واپڈا کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے وزیر صاحب صحیح کہتے ہیں کہ یہ جو تحریک التواء ہے اگر آپ نے اس کو ایک علامت کے طور پر دیا ہے تو مناسب یہ ہے کہ آپ واپڈا پر موشن دے دیں کہ واپڈا کے معاملات کو ڈسکس کیا جائے وہ زیادہ مناسب ہو گا کیوں کہ تحریک التواء تو ایک واقعہ کے بارے میں ہوتا ہے۔

حافظ حسین احمد : میں گزارش کر رہا ہوں کہ یہاں پر اگر ایک واقعہ ہو گا تو اس کی بنیاد پر کس طرح ایک واقعہ سے واپڈا اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ تو نہیں کرے گا، سوال یہ ہے کہ کیا یہ تحریک التواء بنتی ہے کہ نہیں بنتی یعنی گر آپ واپڈا کے معاملات کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں تو 194 کا موشن اگر لے آئیں تو زیادہ مناسب ہو گا جس میں آپ ساری باتیں تفصیل سے کہہ سکیں گے حافظ حسین احمد۔ جی ہاں میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت جو صورتحال ہے کہ اگر وزیر صاحب یہ محسوس کرتے ہیں کہ کراچی کا مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے اس سے پہلے بھی ہم نے کئی

تحاریک التواء دی ہیں۔

Jam Muhammad Yousaf : Karachi has a different organization, Karachi Electric Supply Corporation.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I am on a point of order.

Mr. Chairman : Yes, Mr. Hasan A. Shaikh Sahib.

Mr. Hasan A. Shaikh : The facts given about this Karachi electric dislocation are true. I have myself suffered it, the Minister doesn't know.

Mr. Chairman : Not once, I think there are several times that breakdowns are taking place in Karachi.

Mr. Hasan A. Shaikh : And you will be surprised to know your lift in this House is reserved for the Ministers and is not allowed to be used by us, I was refused only day before yesterday.

جناب چیئرمین : وہ تو مجھے علیحدہ بتائیں۔ How anybody can do that?

Mr. Hasan A. Shaikh : No, I am only taking advantage of this but Karachi matter should be discussed.

Mr. Chairman : Honourable Minister for Water and Power.

Jam Muhammad Yousaf : Sir, it is absolutely different....

جیسا کہ محترم سینیٹر نے فرمایا کہ یہ کراچی کا مسئلہ ' کراچی کے مسئلے کا تعلق کراچی الیکٹرک سپلائی سے ہے اگر کراچی الیکٹرک سپلائی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو میں کہوں گا کہ وہ کھڑے ہو کر کریں لیکن وہ تو واپڈا کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کو واپڈا کنٹرول نہیں کر رہا۔

جام محمد یوسف : نہیں جناب کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی علیحدہ ہے اور واپڈا علیحدہ

ہے ان کا صرف چیئرمین مشترکہ ہے لیکن کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کا الگ ایم ڈی ہے اس کی الگ انتظامیہ ہے اس کا کام الگ ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ حقیقت ہے کہ کراچی میں واقعی بڑی تکلیف ہے اور میں نے اس کے متعلق اخبارات میں بھی پڑھا ہے' اس کو اگر ۱۹۴ کے تحت لیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! یہ تحریک التواء بنتی ہے یہ ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے اور پھر کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کو کنٹرول کون کرتا ہے واپڈا کرتا ہے۔

جناب چیئرمین : گچکی صاحب آپ جانتے ہیں کہ تحریک التواء پر یا محرک بولے گا یا وزیر بولیں گے اس طرح تو جنرل بحث شروع ہو جائے گی اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ۱۹۴ کے تحت موشن لے آئیں۔

سید اقبال حیدر : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ کراچی الیکٹرک سپلائی کی بار بار بجلی ہونے کی شکایت پر ایک تحریک التواء میں نے بھی دی ہے اس کو آپ کے دفتر نے خود ہی مسترد کر دیا۔

جناب چیئرمین : اسی لئے کہ اگر آپ یہ ۱۹۴ کے تحت لے آئیں۔

سید اقبال حیدر : Adjournment motion about discontinuation of electricity

جناب چیئرمین : دیکھیں I don't know کہ اس کی کیا وجوہات تھیں۔

سید اقبال حیدر : اور جناب والا! کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی جو ہے وہ وفاقی حکومت کا ادارہ ہے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں نا آپ اس پر نہ جائیں وہ تو موو کریں گے میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک بریک ڈاؤن جو ہوتا ہے سٹی میں ایک بڑی بات ہے لیکن

ایڈجرنمنٹ موشن شاید نہ بنے اس لئے بہتر ہے کہ اگر آپ اس کے واقعات ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو ۱۹۴ کا موشن لے آئیں۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔

سید اقبال حیدر : ہمیں تو اس کی بات ہی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جبکہ میں کراچی کا ہوں۔۔

جناب چیئرمین : آپ موشن لائیں ناں۔

سید اقبال حیدر : میں نے موو کیا تھا وہ آپ نے دفتر ہی میں reject کر دیا تھا۔

جناب چیئرمین : آپ نے Adjournment Motion دیا ہو گا اس لئے reject ہو گیا میں بار بار کہہ رہا ہوں۔

سید اقبال حیدر : کم از کم ان کی اتنی تو شنوائی ہے کہ ان کا کراچی الیکٹرک سپلائی پر موشن ہاؤس میں سن لیا گیا۔ مجھے صرف یہ شکایت ہے۔

جناب چیئرمین : ایک چیز میں آپ سے عرض کرونگا۔

Please, you know the rules in adjournment motion - it is not a general debate unless it is admitted and fixed for two hours debate. So, this is an occasion on which the mover speaks on the admissiblity and the Minister defends it only on the admissibility ground.

سید اقبال حیدر : میری شکایت یہ ہے کہ مجھے تو موو کرنے کا بھی اعزاز نہیں ملا۔

جناب چیئرمین : آپ کی شکایت اگر کوئی ایسی چیز کے بارے میں ہے جو reject ہو چکی ہے تو آپ دفتر میں آئیں ملیں۔

If that has been wrongly rejected, I will review it, but again I personally feel subject to, of course, what you say that a more appropriate motion would be 194 where you can discuss all these matters in detail.

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, the facts which have been placed before your good self and before the House have not been denied. It is admitted position that Karachi Electric Supply Corporation is under the Central Government, their Chairman is the same as a Chairman of WAPDA, Minister is the same as a

Minister of WAPDA, why should, therefore, not be considered as admissible? It may be admitted that is what we are asking you to do.

Mr. Chairman : Yes, Minister Sahib, I think your view is that KESC is a separate Company or anything else you want to say on this.

جام محمد یوسف : سر اگر یہ کراچی الیکٹرک سپلائی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب چیئر مین : آپ اپنی جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں on the motion

جناب حسن اے شیخ : Motion admit کریں۔

Mr. Chairman : No, no, I don't think it calls for admission as an adjournment motion. Anyhow I don't think this calls for admission as an adjournment moton, the member may bring a motion under 194 and I think that would be an appropriate method to discuss it.

جناب شہزاد گل : وہ تو مشکل ہو گا پھر اس کی belt ہو گی۔ Belt میں آئے گا، نہیں آئے گا۔

جناب چیئر مین : وہ تو ہو گی شہزاد گل صاحب کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔

جناب شہزاد گل : ایک سال گزر جائے گا اور وہ discussion کے لئے آئے گا ہی نہیں۔

جناب چیئر مین : شہزاد گل صاحب یہ چیزیں ہوتی ہیں کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔

جناب شہزاد گل : Motion پر تو بات ہوتی ہے اگر Adjournment Motion کو admit کیا جائے تو ۲ گھنٹے تو بات ہو سکتی ہے۔

جناب چیئر مین : یہ Adjournment Motion میں بنتا۔ یہ مناسب نہیں ہے ایک چیز نہیں بنتی تو میں زور سے اسے بناؤں۔

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, you are entitled to reject it and I am not disputing your authority to reject it but please you should say why are you rejecting it?

Mr. Chairman : Precisely for the one reason that he is giving I accept that, the only very reason that the Managing Director or the Chairman is the common, does not mean that the identity is clarified.

Mr. Hasan A. Shaikh : Who is the Minister Incharge of Karachi electric Supply Corporation?

Mr. Chairman : He may be.

(interruption)

Mr. Chairman : Please see, once I give a ruling, follow the rules, may be wrong, may be right. So, I rule this out of order.

Syed Iqbal Haider : Sir, the honourable Minister is not only the Minister for WAPDA. He is the Minister for Water and Power and within his Ministry one of the Department is WAPDA and another Department is KESC which is wholly owned and controlled by federal government.

<u>جناب چیئرمین</u> : اس Adjournment Motion میں لکھا ہوا ہے کہ واپڈا کی کارکردگی کا اندازہ لگایا جائے۔ You see, he is talking of WAPDA, he is talking of KESC.

Syed Iqbal Haider : Because the WAPDA is the managing agent of KESC. Mr. Chairman Anyhow this is ruled out of order. Sorry. Yes, Hafiz Sahib.

<u>حافظ حسین احمد</u> : منسٹر صاحب بھی تیار ہیں کچھ کہنے کے لئے۔ آپ کو۔

<u>جناب چیئرمین</u> : دیکھیں نا حافظ صاحب میں کیا کروں ایک چیز نہیں بنتی آپ کہہ رہے ہیں کہ زور سے بنائی جائے۔

<u>حافظ حسین احمد</u> : میں گزارش کرتا ہوں یہاں پر یہ مسئلہ نہیں ہے کہ کسی ایک

علاقے میں کسی ایک محلے میں بریک ڈاؤن کی بات کی گئی ہے وہ گرڈ اسٹیشن سے ہوتا ہے اور یقیناً ابھی منسٹر صاحب کو پتہ ہی نہیں ہے۔ تین دن پہلے جو کراچی الیکٹرک سپلائی تھا اسے باضابطہ طور پر واپڈا کے ساتھ ضم کر دیا گیا ہے اگر وہ اس کی تردید کریں۔

جناب چیئرمین : کس کو ضم کر دیا گیا ہے۔

حافظ حسین احمد : کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کو۔

جناب چیئرمین : کیوں جی منسٹر صاحب کراچی الیکٹرک سپلائی واپڈا میں ضم کر دیا گیا ہے۔

جام محمد یوسف : نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں۔

Mr. Chairman : So, I have to accept it.

ان کی جو statement ہو گی غلط ہو تب بھی مجھے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ آپ اس ۱۹۴ کے تحت لے آئیں۔ I will bring it in the House اس کو Rules Relax کر کے جلدی بھی لا سکتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر House agree کریگا۔ اس کو آپ فوری طور پر بھی لا سکتے ہیں۔ Next حافظ صاحب پھر واپڈا پر ہے ۴۹۔ حافظ حسین احمد صاحب On the death of six persons in WAPDA colony at Nawabshah.

حافظ حسین احمد : میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے روزنامہ جنگ پنڈی مورخہ ۲۱/جولائی کے مطابق محلہ منو آباد نواب شاہ میں واپڈا کے لائن مین محمد اسلم سمیت گھر کے چھ افراد ہلاک ہوگئے اور یہ واقعہ سہ پہر تین بجے واپڈا کالونی میں پیش آیا۔ واپڈا کالونی میں واپڈا کی غفلت کا یہ ایک شاخسانہ تھا اس طرح پورے ملک میں بجلی کے ناقص تنصیبات اور خستہ پول اور کمزور تاروں کی وجہ سے آئے دن اس قسم کے جانکاہ حادثات رونما ہوتے ہیں اور یہ ایک قومی المیہ بنتا جا رہا ہے اس لئے اس اہم مسئلہ پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being oppose.

Jam Muhammad Yousaf : Opposed.

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین صاحب میں سمجھتا ہوں اس سے پہلے جو تحریک التواء تھی انہوں نے اس بنیاد پر oppose کر دیا لیکن یہاں پر واپڈا کالونی میں جو واپڈا کی ملکیت ہے جس کی زمین واپڈا نے خریدی ہے جہاں پر مکانات واپڈا نے تعمیر کئے ہیں اور جہاں پر واپڈا کا عملہ رہتا ہے۔ جہاں کے پول اور اس کی تصیبات بھی واپڈا کے ٹھیکیداروں نے تعمیر کئے ہیں میں سمجھتا ہوں جب اس کالونی میں اس قسم کے حادثات رونما ہوتے ہیں اگر ہمار وزیر صاحب کہتے کہ یہ تنصیبات ہمارے دائرے اختیار میں نہیں ہیں لیکن یہ تمام واقعہ واپڈا کالونی میں پیش آیا ہے۔

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب فرمائیے۔

Jam Muhammad Yousaf : Sir, the WAPDA had stated that according to the first information this unfortunate accident reported in the daily 'Jang' occurred due to the temporary light point where he had kept a goat

پلاسٹک کا رسہ لکڑی پر باندھ کر کسی پول پر گیا جس سے وہ پلاسٹک وائر was touching

جس کی وجہ some metallic part which resulted in leakage of current

سے وہ unfortunate accident ہو چکا انکوائری کمیٹی اس پر constitute ہو چکی ہے۔ to probe into the accident However, the accident was not due to the fault of the WAPDA but the accident was took place due to the carelessness. اس میں محمد اسلم کا جو حادثہ ہوا ہے۔ He had extended the temporary line in violation of WAPDA Safety Regulation.

جناب چیئرمین : یہ Temporary Line اس نے خود لگائی تھی۔

جام محمد یوسف : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : مسئلہ یہ ہے کہ وزیر صاحب وہ پڑھتے ہیں جو ان کو لکھ کر دیا جاتا ہے یقیناً آپ تحریک التواء کو دیکھیں وہ واپڈا کا لائن مین ہے اور کالونی بھی واپڈا کی ہے۔۔

جناب چیئرمین : لیکن آپ مزید پڑھیں لکھا ہوا ہے نوابشاہ میں موسم گرما کی پہلی برسات کے دوران واپڈا کالونی میں واپڈا کے لائن مین کے گھر میں ننگی تاروں پر پانی پڑنے کی وجہ سے مکان میں برقی رو۔۔

حافظ حسین احمد : میری تحریک التواء میں یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : اخبار کا تراشہ جو ساتھ لگایا ہے اس میں لکھا ہوا ہے۔

حافظ حسین احمد : میں کہہ رہا ہوں میری تحریک التواء یہ ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کی تحریک التواء اس خبر کی بنیاد پر ہے اسی میں لکھا ہوا ہے آپ کی ایک بات درست ہے واپڈا کے واقعات کے بارے میں بہت لوگوں کو تشویش ہے میرے خیال میں آپ اس پر موشن لے آئیں تو اس کو تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے۔

حافظ حسین احمد : دوسری بات یہ ہے کہ جو لائن مین ہے اس کے بچوں کو ملازمت ملی ہے اس کا کیا بنا اس کے متعلق بھی ان کے سیکرٹری نے کچھ۔۔

جام محمد یوسف : سر ابھی تو حادثات ہوئے ہیں جو ایمپلائز کوٹہ ہو گا تو اسی کے تحت واپڈا کے Rules and Regulations کے تحت ان کو مقرر کیا جائے گا لیکن میں جناب سینیٹر سے گزارش کرونگا کہ وہ پھر بھی اس پر مطمئن نہیں ہیں تو میں اس پر سینیٹر کی خود ایک انکوائری کمیٹی قائم کرتا ہوں وہ تحقیقات کر کے مجھے رپورٹ بھیجے۔

جناب چیئرمین : کیوں جی آپ کو منظور ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین ہم سمجھتے ہیں کہ واپڈا کے مسئلے پر ہم یہاں بیٹھے ہیں وہ بھی بیٹھے ہیں ہم سمجھتے ہیں جو حالات ہیں اس کو سنوارنے کے لئے ان کا بھی بھلا ہو گا ظاہر واپڈا کے حالات ٹھیک ہوں گے۔

جناب چیئرمین : اس پر ۱۹۴ کے تحت ایک موشن لے آئیں تاکہ اس پر تفصیل سے

بات ہو جائے۔ میرے خیال میں یہ اچھی بات ہے اور میرا خیال ہے اگر ہاؤس اجازت دیگا تو اسے پیرارٹی ملے گی۔

سید فصیح اقبال : میرا ایک motion عرصے سے چل رہا ہے واپڈا کی کارکردگی پر بحث کی جائے وہ already چل رہا ہے اس کی باری نہیں آرہی ورنہ یہ مسئلہ سب کا ہی حل ہو جائے واپڈا سے سب کو ہی شکایت ہے پورے ملک میں سب کو شکایت ہے ہر صوبے میں لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : بہرحال وہ بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔ حافظ صاحب بھی دے دینگے اگر ہے تو پھر اسے لے آئیں گے۔ جناب کھوسو صاحب

میر سہراب خان کھوسو : جناب چیئرمین میری ایک Privilege Motion تھی کہ پابندی کے باوجود ۱۳۴۰ انجینئر بھرتی کئے گئے انہوں نے یہاں وعدہ فرمایا تھا کہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی اور سینٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی وہ آج تک نہیں بنی اور دوسری کمیٹی بناتے ہیں۔

جناب چیئرمین : چلیں وہ بھی دیکھ لیں گے وہ تو مسئلہ ہی علیحدہ ہے۔

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, you have the discretion and you should set a day for the discussion on WAPDA.

Mr. Chairman : If the House so desires, we can do this and I don't think there is any prohibition.

فصیح اقبال صاحب آپ کا موشن ہے۔

سید فصیح اقبال : آج بنگنگ کونسل پر ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں یہ واپڈا کا موشن The House is adjourned for 20 minutes.

[The House then adjourned]

[The House reassembled with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.]

Mr. Chairman : So, the time for adjournment motion is over. Now Syed Iqbal Haider has come and

اگر واپڈا پر بحث کرنی ہے تو اس کو لے لیں حافظ صاحب بھی آ جائیں تو whatever the House decides we will go by that.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : وہ تو آپ نے فیصلہ کرنا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ agenda اسی طرح لیا جائے جس طرح ہے وہ بھی ٹھیک ہے

سید اقبال حیدر : اسی طرح---

جناب چیئرمین : آپ ہی تو اصرار کر رہے تھے کہ ابھی motion--

سید اقبال حیدر : میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آج آپ اس پر بحث کریں' واپڈا پر ضرور بحث ہو لیکن اسی سیریز میں آپ اسے discuss کر لیں بہر حال حافظ صاحب سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر : واپڈا جو ہے وہ تیرھویں نمبر پر ہے' تیرھویں نمبر پر آپ اسے لیں۔

جناب چیئرمین : میرے لئے کنفیوژن اس لئے ہو جاتی ہے کہ جب آپ بات شروع کر دیتے ہیں کہ آپ ابھی لیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب میں عرض کروں کہ واپڈا پر قرارداد ضرور ہے لیکن وہ تو بالکل مختلف ہے۔

جناب چیئرمین : لیکن چاہتے ہیں کہ واپڈا کے معاملات پر بحث کی جائے جیسا کہ حافظ صاحب کا خیال ہے اگر ایوان اجازت دیتا ہے تو میں ابھی لے لیتا ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں--

سید اقبال حیدر :ایک میری گزارش سن لیں۔

جناب منظور احمد گچگی : کوئی منسٹر ہے نہیں۔

جناب چیئر مین : وہ تو علیحدہ مسئلہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہاؤس جو فیصلہ کرے کیونکہ آپ کا اصرار تھا آج ہی کرنا ہے' ابھی کرنا ہے۔ یحیٰی بختیار صاحب کہہ رہے تھے۔ ہو سکتا ہے میں بھی agree کرتا ہوں ہو سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو ہو سکتا ہے لیکن یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب منظور احمد گچگی : ایک دو دن کے بعد کریں اور اس کے چیئر مین کو یہاں بٹھایا جائے تاکہ وہی جواب دے۔

جناب چیئر مین : حافظ صاحب ٹھیک ہے آج agenda اسی طرح لیتے ہیں جس طرح ہے اور آپ واپڈا پر ایک علیحدہ Motion دے دیں۔

حافظ حسین احمد : وہ میں نے دے دیا ہے۔

جناب چیئر مین : سیکرٹری صاحب Motion آ گیا ہے۔ Next-item No. 2 on the Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, I am really surprised that this item has again been included in the Orders of the Day. Sir, the actual position is that this has become redundant as four Elections have already been held in the country and now we are anxiously awaiting the decision of the government to take action in this connection because the Minister-in-Charge had assured this House that the government is coming up with such an amendment in the near future. So, last Sunday I had suggested that this should be kept pending indefinitely because the Government is planning to move such a Bill, Sir.

جناب چیئر مین : O.K اس کو panding کرتے ہیں۔ آپ کا بھی یہی ہے۔

سید فصیح اقبال : میرا بھی ہے۔ میں اس پر یہ کہہ رہا ہوں جیسے ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس خان صاحب نے فرمایا میں عرض کروں اس سے ہمارے وزیر پارلیمانی امور نے کہا تھا

وہ اس وقت موجود نہیں ہیں یہ ہر ہفتے آتا تھا Private member day پر تو ہم نے کہا تھا کہ آپ اس کا مسئلہ طے کر لیں اگر حکومت لانا چاہتی ہے تو ہم ویسے ہی کر لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت لانا چاہتی ہے اور عنقریب یہ بل آ رہا ہے۔۔

جناب چیئرمین : فی الحال اسی طرح کر لیتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے فرمایا۔

سید فصیح اقبال : ان کو آپ ہدایت کریں۔ ایسے مسائل میں تاثر یہ ہوتا ہے کہ ہاؤس اس پر توجہ نہیں دے رہا ہمارا پورا ہاؤس تیار تھا کہ اس کو پاس کریں اس سے پہلے اس میں کوئی خامی تھی تو یہ بتاتے ہم اس کو اسی طرح ٹ change کر لیتے یہ دو سال تک چلتا رہا اور ان کی بار بار یقین دہانیوں کے باوجود کہ عورتوں کی سیٹوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ ہو رہا ہے اور ہماری گورنمنٹ کا منشور بھی تھا لیکن جب یہ نہیں آیا تو یہ چلتا رہا اب جب یہ redundant ہوا ہے تو اب یہ مسئلہ ہوا ہے کہ یہ کب پیش کریں گے تو ہم بھی نہیں چاہتے کہ یہ by default جائے جو بھی یہ assurance دیتے ہیں اس پر ہم یقین کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی شہزاد گل صاحب

جناب شہزاد گل : یہی موقف تو میرا بھی تھا کہ چونکہ چار election ہو چکے ہیں اور وہ amendment جو ہے وہ redundant ہو چکی ہے۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں Law Minister بھی ہیں جہاں تک عورتوں کی نمائندگی کا تعلق ہے اور یہ eleven Amendment Bill عورتوں کی نمائندگی کے متعلق تھا اور سارا ہاؤس متفق تھا کہ عورتوں کی نمائندگی ہو۔ اب عورتوں کی نمائندگی کے لئے ایک package کے ساتھ یہ provision آئے گی تو پھر ہم۔۔

جناب چیئرمین : وہ جب آئے گی تو ہم پھر دیکھ لیں گے۔

جناب شہزاد گل : اس میں ہم پھر فریق نہیں ہوں گے۔ ایک package آتا ہے پھر ہم اس کے پابند نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین : وہ جس وقت آئے گا اس وقت بات کر لیں۔ ابھی تو کیا پتہ ہے کیا

آتا ہے کیا نہیں آتا۔ ٹھیک ہے پھر اس کو pending کر دیتے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور : Pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے Pending تو ہو نہیں سکتا۔

جناب چیئرمین : ہاؤس approve کرے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔

چوہدری عبدالغفور : یہ redundant ہے فائل پر رکھنے سے کیا فائدہ ہو گا۔

جناب چیئرمین : اس کے دو طریقے ہیں یا تو یہ ہے کہ ہاؤس اس کو withdraw کر لے اگر mover چاہیں تو withdraw کر سکتے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور : سر میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس طرح فصیح اقبال صاحب نے کہا کہ گورنمنٹ Assurance دے چکی ہے میں بھی on the floor of the House کہہ چکا ہوں Cabinet میں اس پر approval بھی لے چکے ہیں اور وہ ڈرافٹ بل Cabinet سے approve بھی ہو چکا ہے لیکن time of presentation in the House either House وہ Prime Minister صاحب نے فیصلہ کرنا ہے اور کئی بل pending ہیں Constitution Amendment ان کے ساتھ مل کر۔۔۔

(مداخلت)

سید فصیح اقبال : ایک ماہ کی یقین دھانی انہوں نے کرائی ہے اگر Cabinet میں منظور ہو چکا ہے اگر ایک ماہ کے اندر پیش کر دیں تو ہم واپس لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ایک منٹ جی مندو خیل صاحب کی بات سن لیں۔

چوہدری عبدالغفور : میں ابھی بات کر رہا ہوں اگر پہلے سننا چاہتے ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس میں کوئی dispute نہیں کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس وقت بل لایا جائے Cabinet میں یہ decision ہو چکا ہے یہ پرائم منسٹر صاحب کی صوابدید پر ہے کہ اس وقت اس کو پیش کرنا ہے اس کے لئے کئی اور amendment بھی زیر تجویز ہیں اس کے ساتھ ساتھ باوجود کہ بار بار آیا جائے اور amendment لائی جائیں طے یہ ہوا اس میں باقی

بھی دیکھ لیا جائے کہ کون کونسی amendments آئین میں ضروری ہیں اس کے مطابق اس کو ساتھ شامل کیا جائے تو عنقریب جس وقت بھی پراپر ٹائم ہو گا اس کو پیش کر دیا جائے گا اس میں کوئی دورائیں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : چونکہ یہ اہم مسئلہ بار بار آرہا ہے عورتوں کے حقوق کے بارے میں خصوصی طور پر ان کے لئے سیٹس۔ لیکن یہ مسلسل ملتوی بھی ہو رہا ہے تو ان کے بارے میں اس موقع پر withdrawal کی بات بھی صحیح نہیں ہے اور ختم کرنے کی بھی نہیں۔ بلکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کو اس وقت defer کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے موور جو ہیں وہ ٹو تھرڈ بنالیں یا کیبنٹ اپنی طرح سے پیش کریں ورنہ withdrawal کا فصیح صاحب کہہ رہے ہیں۔۔

سید فصیح اقبال : چیئرمین صاحب withdrawal کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : فصیح صاحب بیٹھیں جب تک آپ کو اجازت نہ ملے Please don't get up. میں آپ کو موقع دوں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ redundant نہیں ہے جناب والا! اگر اس میں کچھ ہے تو وہ فوری طور پر آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا حسن اے شیخ صاحب

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, as a question of package being brought for Constitution Amendment is not correct, the Bill for Constitution Amendment should be in respect of women's representation only, otherwise, they will bring the ocracy through the same Bill then you (Mr. Chairman) are correct. They should bring only the Women's representation. That is all.

Mr. Chairman : Right. So now I will put this motion to the House, as the movers want that it should be moved.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہاں جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ایگریمنٹ نہیں کرتی - یہ بات جواب برائے جواب کے طور پر تسلیم کر لیتے لیکن یہ بتا سکیں گے کہ کون کون سے delegations گئے ہیں یا کیا ذرائع استعمال ہوئے ہیں اپنی ٹریڈ کو بڑھانے کے لئے - یعنی کیا کام کیا ہے - جناب بڑی ضرورت ہے فارن ایکسچینج کے لئے اور ہماری اپنی پیداوار کے لئے -

ملک محمد نعیم خان : جناب جو market development funds یا بجٹ ہے Export Promotion Bureau کا - وہ ۹۰ء سے پہلے کوئی ڈیڑھ کروڑ تھا - اب اسے expand کر کے کوئی ۲۷ کروڑ کر دیا گیا ہے -اور ڈیلیگیشن سینکڑوں کے حساب سے جاتے ہیں - کچھ direct subsidy بھی ہم بزنس مین کو دیتے ہیں - آدھا ٹکٹ ہم دیتے ہیں وہ کوئی بارہ سو ہم نے مختلف trade bodies associates اور chambers کو ابھی حال ہی میں دیئے ہیں - تقریباً دنیا کے ہر leading trade fair اور exihibitions میں ہم حصہ لیتے ہیں - اب ان سے عرض کیا ہے کہ ہر trade exhibition اور fair میں حصہ لیں - جن ممالک میں مارکٹ کم developed ہے - وہاں پر ہم پاکستان week مناتے ہیں اپنا special fairs create کرتے ہیں - اور delegations کو مزید subsidy پر زیادہ بھیجتے ہیں - ڈیلیگیشن لاتعداد ہیں - درجنوں میں جاتے ہیں اور سینکڑوں اور کئی بار ہزاروں افراد اگر سال کا مجموعی ٹوٹل لگائیں تو اس میں شامل ہوتے ہیں marketing activities پہلے آنریبل ممبر شاید بجا تصور کر رہے ہیں - سست تھیں - لیکن اس سال سے بلکہ پچھلے سال سے بہت زیادہ بڑھا دی گئی ہیں -

جناب چیئرمین : شکریہ اگلا سوال نمبر ۱۱ ملک فریداللہ خان صاحب -

11. ***Haji Malik Faridullah Khan :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the Damin-e-Koh to Gokina and Talhar roads are in dilapidated condition ; if so, the time by which these roads will be repaired ?

Ch. Amir Hussain : The portion of the road from Khyaban-e-Iqbal to Damin-e-Koh (View Point) was carpetted last year. Remaining portion was repaired periodically. At present a reach of this road needs resurfacing/reconditioning. The scheme has been approved and work will be executed within the current financial year subject to availability of funds. The approach roads from the main road to villages Gokina and Talhar are the responsibility of the local government who have been asked to provide the requisite information.

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا ! کیا وزیر محترم فرمائیں گے کہ سڑک مذکورہ جو تعمیر کی گئی وہ سپیسیفیکیشن کے مطابق نہیں تھی۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! وہ سپیسیفیکیشن کے مطابق تھی۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا! انہوں نے خود کہا ہے کہ پچھلے سال اس سڑک کی کارپیٹنگ کی گئی اور وقتاً فوقتاً اس کی مرمت بھی کی گئی تو اگر ایک سال میں اس کی مرمت کرتے ہیں تو اس سپیسیفیکیشن کے مطابق تو نہیں ہوئی۔

چوہدری امیر حسین : یہ تو میری رائے پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں وہ سپیسیفیکیشن کے مطابق تھی لیکن بارشوں کی وجہ سے اور کئی وجوہات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے مرمت کی ضرورت تو پڑتی رہتی ہے یہ تو خیال والی بات ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا! اگر سپیسیفیکیشن کے مطابق سڑک بنائی جائے تو وہ تو واش آوٹ نہیں ہوئی جب ایک سڑک بنتی ہے تو اس کا ایک period ہوتا ہے اس کی سپیسیفیکیشن ایسی کی جاتی ہے کہ بارشوں سے اس کو نقصان نہ ہو اور بھاری ٹریفک سے نہ ہو تو اگر ایک سال میں وہ قابل مرمت ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سڑک سپیسیفیکیشن کے مطابق نہیں بنی۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا میں نے کہا ہے کہ گزشتہ سال کارپیٹنگ کی گئی۔

حاجی ملک فرید اللہ خان : جناب والا کارپیٹنگ پر تو بڑا خرچہ آتا ہے۔

چوہدری امیر حسین : تو اس کو موٹرز کے لئے بہتر طریقے سے بنانے کے لئے اگر اس کی کوئی امپروومنٹ کی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ ناقص سڑک بنی ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : اس سوال میں بھی وہی سی ڈی اے والی بات ہے کارپیٹنگ جو ہے وہ Three Code Method سے زیادہ مہنگا ہے اور پھر جب وہ کارپیٹنگ کرتے ہیں تو کسی ڈیزائن کے حساب سے ڈالتے ہیں ٹریفک لوڈ کا پہلے سے حساب لگاتے ہیں اس کے بعد اتنا کارپٹ ڈالتے ہیں کہ اتنی ٹریفک کو برداشت کر سکے اور مینٹیننس کے بارے میں انہوں نے پہلے ایک سوال کے بارے میں بتایا تھا کہ تین سال کے بعد مینٹیننس کی ضرورت ہوتی ہے روڈ کی حالت میں بھی تین سال کے بعد کہیں پیچ ورک ہو شولڈر خراب ہو تو تین سال کے بعد ہوتا ہے میری وزیر صاحب سے صرف اتنی گزارش ہے کہ ہر بات میں متعلقہ وزارت کو تحفظ دینے کی کوشش نہ کریں جو ممبر صاحبان فلور پر صحیح حقائق لاتے ہیں تو کبھی ہمارے ساتھ بھی ہاں کر دیا کریں کہ یہ بات صحیح ہے ہم ان کو تنبیہہ کریں گے یا معائنہ کریں گے یا کچھ کریں گے ہر وقت ہی متعلقہ محکمے کو سپورٹ کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا ! میں بھی کہتا ہوں کہ ہر وقت متعلقہ وزارت کو پروٹیکٹ کرنا۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال میاں عالم علی لالیکا صاحب۔

12. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that selection grade has been allowed to nursing cadre *vide* Finance Division letter No. 2(7) R. 2/91-d-1355, dated 28th August, 1991 ;

(b) whether it is also a fact that the nursing cadre of the CDA Hospital, Islamabad could not benefit from the above concession ; if so, its reasons and the time by which the above mentioned decision will be implemented by the C.D.A. ; and

(c) the number of employees in the nursing cadre of CDA, Hospital, Islamabad eligible for the grant of selection grade ?

Ch. Amir Hussain : (a) Yes.

(b) Adoption and incorporation of the Finance Division Memo No. F-2(7)R. 2/91-D-1355 dated 28th August, 1991 in the CDA Service Regulations 1992 is under consideration and will be done in the light of the actual implementation of the instructions by the Health Division and the Institutions under its administrative control.

(c) 24.

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! وزیر صاحب نے سوال کے جواب کی جزو الف میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سلیکشن گریڈ کی اجازت ہے اور اس کے لئے ۲۴ افراد سلیکٹ بھی کر لئے گئے ہیں لیکن سی ڈی اے سروس ریگولیشن ۱۹۹۲ء میں کب تک غور مکمل ہو گا۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! ہم چلتے ہیں جب فنانس ڈویژن ایک نوٹیفیکیشن جاری کرتی ہے تو اس کے تحت ہی سی ڈی اے کا اپنا ایک سیکشن ہے اس کو ہم لاگو کرتے ہیں چونکہ فنانس ڈویژن سے یہ جاری ہو چکا ہے اور حکومت کی جو ہیلتھ ڈویژن ہے وہاں بھی ابھی اس پر عمل درآمد شروع نہیں ہوا جب حکومت کے اداروں میں اور محکمہ صحت میں اس پر عمل درآمد شروع ہوتا ہے تو اسی وقت سی ڈی اے بھی شروع کر دے گا۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ شعبہ صحت سے کب تک ہدایات حاصل کر لی جائیں گی جبکہ یہ ذمہ داری سی ڈی اے انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے اور اس تساہل روی سے ملازمین کو کیوں سزا دی جا رہی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جونہی شعبہ صحت میں اس پر عمل درآمد شروع ہو گا اسی وقت ہی بغیر کسی تاخیر کے ہم بھی سی ڈی اے میں شروع کر دیں گے۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! کیا وزیر صاحب کو معلوم ہے کہ اس معاملے میں ضروری کشش پیدا کرنی چاہیئے تاکہ صحت کے شعبے میں زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور دیہی عوام تک بھی یہ سہولیات پہنچ سکیں لہذا ضروری ہے کہ سلیکشن گریڈ دے کر فوری طور پر جاب کو پر کشش بنایا جائے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کب تک یہ کام مکمل کیا جا سکے گا۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! جب شعبہ صحت میں مکمل ہو گا اسی وقت ہی سی ڈے اے میں ہو گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، اگلا سوال نمبر ۱۳۔

13. ***Mr. Bostan Ali Hothi :** Will the Minister for Population Welfare be pleased to state :

(a) the steps the Government has taken to reduce the rate of Population growth in the country ; and

(b) the names of the countries providing financial, technical and other assistance to the Government of Pakistan for the execution of Population Welfare Projects ?

Rana Nazir Ahmad : (a) The government is determined to bring down the growth rate from the current level of 2.9% to 2.5% by the end of the decade. The implementation of the programme has been accelerated through crash training programme, increased involvement of health sector, involvement of registered medical practitioners, expansion of programme's service delivery network as well as enhanced motivational campaign. In addition in the year 1992-93, a pilot project is being launched in selected nine districts to create infrastructure in the rural areas by involvement of locally recruited female worker. The Programme during the Eight Plan will increase the rural coverage from 5 per cent to 70 per cent & 54 per cent to 100% in the urban areas, thus providing overall coverage to 80% by the end of the plan period.

(b) Following countries/donor agencies are providing financial, technical and other assistance to the Government of Pakistan for the execution of Population Welfare Programme :—

(1) United Nations Population Fund (UNFPA).

(2) United States of America through USAID.

(3) United Kingdom Governmnet through their aid giving agency "Overseas Development Administration" (ODA).

(4) Asian Development Bank (ADB) is providing Soft Credit.

(5) World Health Organization (WHO).

سید فصیح اقبال : جناب والا ! یہ جواب کے مطابق تو وزیر صاحب بڑی کوشش کر رہے ہیں لیکن این جی اوز کے بارے میں اب تو یہ خود بھی ماڈل ہو گئے ہیں اور انہوں نے بڑی شخصیتوں کو بھی لے لیا ہے آبادی کم کرنے کے سلسلے میں یعنی ٹی وی میں خود سپاٹ آتے ہیں تو عرض یہ ہے کہ انہوں نے ، این جی اوز نے ذکر نہیں کیا ایسے کاموں میں اس ملک میں کیا دنیا کے تمام ممالک میں این جی اوز کی بڑی سپورٹ سے یہ کام چلتا ہے کیوں کہ موٹیویشنل انہوں نے بڑا کام کیا ہے لیکن یہ سارا کام چالیس سال میں صرف حکومت کے محکموں کی وجہ سے نہیں ہو سکا اب یہ ہر وقت تو اچھے لوگ نہیں آسکتے تو اس کے لئے کوئی طریقہ کار ایسا کریں کہ ملک کے جتنے این جی اوز ہیں اور ہمارے دینی مدارس ہیں دینی جماعتیں ہیں پریس ہے تاکہ سب کو مل کر یہ قومی مسئلہ سمجھ کر کریں اس میں انہوں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

رانا نذیر احمد : جناب والا ! فصیح اقبال صاحب نے بالکل صحیح نشاندہی فرمائی ہے یہ ویسے سہواً رہ گیا ہے ہمارا mail emphasis NGOs پر ہی ہے اور جو سوشل ایکشن پلان ہے اس میں ہم ان کو بہت زیادہ envolve کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : اور پاپولیشن پلاننگ کے لئے سب سے بہتر ماڈل فصیح صاحب خود ہیں ۔ اگلا سوال نمبر ۱۴ ۔

14. ***Mr. Bostan Ali Hothi :** Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the steps taken by the Government to establish trade relations with the new independent muslim republics of Central Asia; and

(b) the number of trade delegations sent to these republics by Pakistan, since their independence ?

Malik Naeem Khan : (a) The Government has taken the following steps for establishing trade relations with Muslim Republics of Central Asia :—

(i) Concluded Trade and Economic Cooperation agreements with Kazakhstan, Uzbekistan and Tadjikistan. Similar agreements will be negotiated signed with other states.

(ii) Trade Offices at Tashkant and Almata are being opened.

(iii) As these Republics face acute problems of foreign exchange to meet their import requirements, export credit of US$ 10.0 million each has been offered to Kazakhstan and Turkmenistan for supply of engineering and consumer goods.

(b) Four official delegations led by Minister of State for Economic Affairs, Minister for Science & Technology, Minister for Finance and the Prime Minister and an eighty member FPCCI delegation have visited Central Asian Republics.

سید فصیح اقبال : یہ جو وفود کے سلسلے میں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے، جب سے یہ ملک آزاد ہوئے ہیں اس میں آپ نے دیکھا کہ سرحد اور بلوچستان دو صوبے ایسے ہیں جن کا ان سے ثقافتی اور تجارتی پرانا سلسلہ رہا ہے یہ وفود وہاں سے نہیں گئے، تو چونکہ بڑے وفود بھیجے ہیں - اور ان میں بلوچستان کی نمائندگی بھی نہ ہونے کے برابر ہے کیا وزیر موصوف اب بلوچستان و سرحد سے یہ خصوصی وفود بھیجیں گے اس قریبی ہمسایہ ممالک میں-

ملک محمد نعیم : جناب والا! اس میں تین وفود تو سرکاری ہیں ، فیڈرل حکومت ہے اور چوتھا ہے جو ہمارا فیڈریشن کا چیمبر ہے وہ کوئی ۸۰ آدمی لے گئے ہیں اور اس میں تمام صوبوں سے لے گئے تھے فیڈریشن چیمبر پاکستان کی باڈی ہے تو انہوں نے کوئی چھوڑا ہو گا۔ بہرحال فصیح صاحب فرما رہے ہیں تو ایک خاص طور پر بلوچستان کا وفد اگلے بیس دن کے اندر بھیج دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی ، اگلا سوال نمبر ۱۵ ۔

15. ***Mr. Bostan Ali Hothi :** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names, designations of persons involved in the car scandal imported on forged documents recovered by the Custom Intelligence in July 1992, at Dryport, Lahore, indicating also the number of cars imported alongwith their value and the action taken against the accused ?

Mr. Sartaj Aziz : (a) A secret information was received that illegal release of certain vehicles was obtained on payment of duty and taxes, by certain clearing agents. These vehicles were imported from Japan against forged translations of registration documents. First Information Report to this effect was lodged by the Collectorate of Customs Lahore on 4-7-1992. The names and particulars of the persons in the FIR are as under :—

S. No.	Name of person	Designation
1.	Malik Sajjad Ahmed	Clearing Agent. Owner of clearing agency namely Eastern Commercial Corporation.
2.	Mr. M. Aftab	Clearing Agent. Owner of Customs clearing agency namely Impex Corporation.

خراب ہے پہلے صوبے میں غیر قانونی سرگرمیوں کی وجہ سے حالت خراب ہو گئی تھی۔اب جو باقی رہ گیا تھا وہ flood نے تباہی مچادی۔یہی مجھے عرض کرنا تھا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین! جناب اپنے معزز ساتھی کی پرزور تائید کرتا ہوں سندھ میں بلاشبہ سیلاب 1956ء کے بعد سب سے بڑا سیلاب ہے۔آپ کو علم ہے کہ 56ء کے بعد زراعت نے سندھ میں زبردست ترقی کی اسی دفعہ کاٹن پوری طرح ختم ہو چکی ہے اور پانی چھ چھ فٹ کھڑا ہے اگر نکاسی آب نہ ہوا تو paddy کی دوبارہ جو فصل ہو گی وہ ختم ہو جائیگی۔اور اس وقت sugar cane کو بڑا نقصان ہے۔اس وقت گنا چالیس فیصد سندھ میں پیدا ہوتا ہے جبکہ کاٹن بھی سندھ میں پنجاب کے بعد دوسرے نمبر پر پیدا کی جاتی ہے۔یہ جتنا علاقہ تھرپارکر، میرپور خاص، نوابشاہ اور دادو کا ہے یہ سارا ابھی تک زیر آب ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم نے دورہ کر کے بڑا مستحکم قدم اُٹھایا اور چار کروڑ روپیہ دیا اور صوبائی حکومت نے ایک کروڑ کا اعلان کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت کی غفلت اور سست روی کا نتیجہ ہے کہ صوبائی حکومت نے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے جبکہ وہاں لاء اینڈ آرڈر ایجنسیز کے سلسلے میں مجھے پچھلی حکومت کا پتہ ہے جب جام صادق علی مرحوم تھے تو 50 کروڑ روپے پولیس کو enforcement equipment کے لئے دیا تھا جس میں بڑی بڑی BMW گاڑیاں منگائی گئیں آج سندھ جب قحط زدگی کا شکار ہے وہاں اس وقت یہ صورتحال ہے اگر وہاں سے پانی نہ نکالا گیا تو وہاں کے زمینداروں اور غریب ہاریوں کو زبردست نقصان ہوگا۔لہذا حکومت سندھ اپنے وسائل سے کم از کم 25 کروڑ دے اور وفاقی حکومت بھی اسی طرح سے، ہمارے وزیر خزانہ موجود ہیں جو بھی وفاقی حکومت کر سکتی ہے وہ کرے۔اس سلسلے میں ہمیشہ یہی ہوا ہے پرائم منسٹر ریلیف فنڈ بنا ہے فیڈرل گورنمنٹ ایک ریلیف فنڈ جاری کرے اور جتنے donor countries ہیں اُن سے بھی رابطہ کیا جائے UN ایجنسیز یہاں ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا انسانی مسئلہ ہے جس میں دنیا کی تمام

ایجنسیز کو فکر ہے کیونکہ پھر ملک میں گندم کا مسئلہ آئیگا پھر گندم کہاں سے منگوائیں گے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ کسی ایک صوبے کا نہیں یہ پاکستان کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے دو اضلاع بسلسلہ ' قلات و پشین بھی زیر آب ہیں۔ تو وہاں کے لئے بھی حکومت نے وعدہ کیا ہے ' ابھی پیسہ نہیں دیا۔ لہذا اس پر بھی توجہ دی جائے۔ جہاں تک میں نے ایک بات بتائی کہ سندھ گریجویٹ ایسوسی ایشن نے ایک کیمپ یہاں کھولا تھا تاکہ پاکستان کے تمام لوگوں کو یہ پتہ چلے کہ سندھ میں کیا تباہی ہوئی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کچھ بک لیٹس بھی چھپوائی ہوئی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ پولیس نے ناجائز طور پر جا کر اُنکا کیمپ ختم کیا ' اور ان کو ڈرایا دھمکایا۔ اور انہوں نے ان کو بتایا کہ باقاعدہ اسلام آباد اتھارٹی سے اجازت لی ہوئی ہے اور انہوں نے صرف ایک خیمہ لگا ہوا تھا اور اس میں تین کرسیاں تھیں۔ میرا خیال ہے یہ صوبائی خود مختیاری اور آئین کی خلاف ورزی بھی ہے اور یہ فیڈریشن کے بھی خلاف ہے جب ایک یونٹ کے آدمی فیڈرل کیپیٹل یہ سب کا ہے۔ اور اس میں میرا خیال ہے ایسی باتیں کرنا ' اس سے عصبیت بڑھے گی اور فیڈریشن کے خلاف نفرت بڑھتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وفاقی وزارت داخلہ وضاحتی بیان دے کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا۔ اور میرا خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ عقوبت خانے پولیس نے بنائے ہیں۔ اور جب لوگ CIA ' FIA کا نام سنتے ہیں یا انکوائری کے لئے جاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ تو وہ مجرم ثابت ہو جائیگا۔ جو بے گناہ ہو کیونکہ یہ ہمارے ملک میں روایت ایسی رہی ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ پولیس میں اچھے لوگ بھی ضرور ہوں لیکن ہمارے ہاں جو تھانوں کا نظام ہے اور نچلے level پر ان کی ٹریننگ نہیں ہے وہ جس طرح بات کرت ہیں تو سمجھ لگتی ہے کہ ملک کے اندر نچلے سطح پر ایک سٹیٹ خود پولیس نے بنائی ہوئی ہے۔ لہذا میری آپ کے توسط سے اپیل ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سندھ گورنمنٹ کو لکھے بلکہ چاروں صوبوں کو لکھے اور اس میں اضافہ کرتا ہوں کہ بلوچستان کے جن اضلاع میں پانی ہے اس سلسلے میں بھی وفاقی حکومت بھرپور مدد کرے۔

جناب چیئرمین : جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین! میں عبداللہ شاہ صاحب کی اپنی موشن کی تائید کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں ہم جہاز سے گزرے ہیں تو پورے سندھ کو پانی میں ڈوبا ہوا دیکھا ہے۔ یعنی سندھ کی کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں لوگ گھروں سے باہر نہ ہوں۔ کسی نے بندوں کے اوپر، کسی نے پلوں کے اوپر اپنے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ دوسری بات سب سے بڑی بات یہ ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے اتنے بڑے سیلاب کے لئے صوبائی حکومت نے دس کروڑ کا اعلان کیا تو میرا خیال ہے کہ اس کے لئے دو چار ارب بھی کافی نہیں ہوں گے۔ اسلئے جناب والا سندھ جو ہے اس کا کاٹن مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے اور اس وقت وہاں کے زمیندار ایک سال تو کیا چار سال تک بھی اس کو recover نہیں کر سکیں گے۔ تیسری بات افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتی ہے کہ جب سیلاب آتا ہے تو Chollera, Malaria وغیرہ کی وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں جبکہ اس کے تدارک کے لئے حکومت سندھ نے کوئی کام نہیں کیا ہے۔ کہیں بھی آپ کو Medical Team نہیں ملے گی جو لوگوں کو ان بیماریوں سے نجات دلائیں پھر جناب والا اگر حکومت پاکستان کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے یا province کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے۔ تو جس طرح کہ میرے دوست نے یہ کہا کہ بین الاقوامی ادارے ہیں جن تک رسائی کی جا سکتی ہے اور دوسرے ممالک کو اپروچ کیا جا سکتا ہے کہ اس پورے صوبے میں جس طرح سے سیلاب آیا اس کی مدد کے لئے بین الاقوامی ادارے بھی مدد دے سکتے ہیں بشرطیکہ ہماری حکومت دل کے ساتھ اور ایمانداری کے ساتھ ان کو اپروچ کرے اور اس مسئلے کو آگے بڑھائے جناب والا، اسی طرح ہمارے ہاں دو ایریاز ایسے ہیں جن کا پانی کا بہاؤ وہیں سے ہوتا ہے اور اس کے بعد سندھ کو آتا ہے مثلاً ضلع نصیر آباد بھی تقریباً اسی مصیبت میں مبتلا ہے اور لس بیلہ بھی۔ دو ضلع ہیں مجھے پتہ نہیں کہ باقی کن کن ایریاز میں ہوا ہے لیکن کم از کم ان دو ضلعوں کے بارے میں مجھے علم ہے اور ژوب کا بھی تقریباً یہی حال ہے تو جناب والا

میں سمجھتا ہوں کہ اس کو نہ صرف قرار داد کی صورت میں لے کر اس پر صرف ڈسکس کی جائے بلکہ اس پر عملدر آمد بھی ہو میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر وفاقی حکومت ان کیلئے کچھ فنڈ نکال سکتی ہے تو نکالے اور بین الاقوامی اداروں سے رابطہ کر کے سندھ کے لوگوں کی مصیبتوں کو کم کرنے کی کوشش کرے شکریہ۔

جناب چیئر مین : شکریہ' جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر : مشکور ہوں جناب چیئر مین' پورے سندھ میں جو اس سال سیلاب نے تباہ کاری کی ہے وہ کوئی ایک غیر متوقع یا نیا واقع نہیں۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ ہم کیا حفاظتی اقدامات اٹھائیں جن سے اس تباہ کاری کے نقصان کو کم کر سکیں یہ تو ایک بات ہے کہ متاثرین کی مدد ہونی چاہیئے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتیں اور مجھے خوشی ہے اور ہم حکومت جاپان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ شاید جاپان وہ واحد ملک ہے' وزیر خزانہ مجھے درست کر دیں گے' اگر میں غلط ہوں' جس نے سندھ میں اتنے بڑے پیمانے پر تباہ کاری پر فوری طور پر نہ صرف ہمدردی کا بیان جاری کیا بلکہ مالی امداد کا بھی اعلان کیا جو کہ ایک قابل تحسین بات ہے کاش! کہ ہمارے مسلم برادر ممالک جاپان سے پہل لے جاتے تو ہمیں اور زیادہ خوشی ہوتی کاش کہ ہماری وفاقی حکومت سب سے پہلے اور زیادہ مدد اور موثر اقدامات اٹھاتی تو ہمیں اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی جناب چیئر مین سیلاب کی تباہ کاریاں ایک نئی تباہی نہیں ہے ہمیں جو دکھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جو حفاظتی اقدامات کئے جاتے ہیں اور جو پشتے باندھے جاتے ہیں وہ اگر ہر سال بڑے پیمانے پر سیلاب نہ بھی آئے تو بھی ہم سنتے ہیں کہ کراچی میں بھی اور اندرون سندھ میں بھی کہ فلاں پشتے میں شگاف پیدا ہو گیا ہے تو وہ ایک کمائی کا ذریعہ بنا ہوا ہے کہ جناب آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر پانی کا کتنا پریشر آئے گا یہ کیا بات ہے کہ ہر سال کراچی میں پائپ لائن برسٹ ہوتی ہے اور ہر سال اندرون سندھ تمام نکاسی کے مقامات پر پشتے بنائے جاتے ہیں ان میں شگاف پیدا ہوتا ہے اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی کہ کیا اس پشتے کی طاقت اور اس کی حیثیت اور

اس کی specification وہاں کے حالات کے مطابق تھی کہ نہیں اگر تھی تو پھر اس میں شگاف کیوں پیدا ہوا مسلسل نقصان حکومت کو اٹھانا پڑتا ہے اس کے نتیجے میں ایک تو یہ بات ہے اور ایک فوری طور پر اقدامات کی بات جس کے لئے مالی امداد کی بات ہو رہی ہے لیکن دکھ ہے کہ اس شہر اسلام آباد میں متاثرین سندھ کے لئے کیمپ لگایا گیا تھا اور یہاں کی انتظامیہ نے نہ صرف یہ کہ اسے ہٹا دیا بلکہ اس کیمپ میں کام کرنے والے لوگوں کو گرفتار بھی کیا جو کہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

جناب والا! دوسری بات دور رس اقدامات کے متعلق ہے میرا شہر کراچی سیلاب سے متاثر ہوا ہے کیوں کہ س سے آخری جگہ ہے اور تمام تر پانی اس شہر میں آتا ہے اور کراچی میں اتنی بڑی تعداد میں آبادیاں دریا کے حصے میں بنائی گئیں ان آبادیوں کی منتقلی یا ان کی روک تھام کے لئے کوئی دور رس اقدامات حکومت نہیں کر رہی پانی کی نکاسی کا مسئلہ اتنا سنگین ہے میں کہتا ہوں کہ اگر اسلام آباد میں ایسی سڑکیں بنائی جا سکتی ہیں کہ جہاں پر کہ کراچی سے سوگنا بارش زیادہ ہونے کے باوجود پانی پانچ منٹ کے اندر غائب ہو جاتا ہے تو کراچی میں کون سی ایسی مصیبت ہے کہ یہ ادارے کراچی میں نکاسی آب کا نظام کیوں نہیں بہتر کرتے کہ وہاں معمولی سی بارش ہوتی ہے تو لگتا ہے کہ پورا کراچی پورا سمندر بن گیا ہے اور جو نقص ہے وہ نکاسی آب کے نظام میں ہے اس کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ دیانتداری سے وہاں پر کراچی میں نکاسی کے نظام کو۔۔۔ وہ کراچی جو کہ تین چار لاکھ افراد کے لئے بنا تھا جناب چیئرمین آج وہاں پر ۹۰ لاکھ سے زیادہ آبادی رہتی ہے اور وہاں پر کوئی سینیٹیشن اور نکاسی آب کا کوئی انتظام نہیں ہے اس کے لئے وفاقی حکومت فوری طور پر ایک نیا پروگرام بنائے جو کہ موثر طور پر نکاسی آب کا انتظام کر سکے اور وہاں پر بڑے پیمانے پر غریبوں کی جھگیاں بھی ہیں ان کو متبادل جگہ دی جائے انہیں خالی یہ معاوضہ نہ دیا جائے کہ وہ جھگی یا کوارٹر ایسی جگہ جہاں پانی بہتا ہے نہ بنائیں کیونکہ انسانی جانوں کا زیاں ہوتا ہے مجھے سعید آباد سے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ جناب چیئرمین وہاں کے باشعور شہریوں نے اپنی لمبی فہرست

بھیجی ۔ جو جو لوگ وہاں مرے ہیں ان کی رپورٹ ہے سعید آباد کے عوام نے یہ ریپریذنٹیشن بھیجی ہے میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں انہوں نے مہر بھی لگائی ہے انہوں نے مرنے والوں کے نام بھی لئے ہیں اور ہزاروں وہ گھر جو بارش میں صرف سعید آباد میں بہہ گئے اور نقصان پہنچا اس کی فہرست بھی دی ہے اور میں امید کروں گا کہ وزیر خزانہ اس ریپریذنٹیشن کو' اس اپیل کو سرسری طور پر دفتر شاہی کے انداز میں دیکھنے کی بجائے انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت دیکھتے ہوئے ان کی حقیقی معنوں میں مدد کریں گے بہت بہت شکریہ۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین' میں پچھلے تین دن سے سندھ اور کراچی کے دورے پر تھا اور میں ہوائی اڈے سے سیدھا ابھی آرہا ہوں وہاں سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ سیلاب کی وجہ سے جو آفتیں اور مصیبتیں آئی ہیں جو لوگ ہمیں ملتے رہے وہ یہی رونا رو رہے تھے کہ امدادی رقوم کا اعلان تو ہوا ہے لیکن ابھی تک کوئی امداد وہاں نہیں پہنچ سکی ہے اسی طرح نواب شاہ کی صورتحال یہ ہے کہ ٦'٦ فٹ پانی کھڑا ہے اور جو عمارتیں ٦ فٹ پانی میں رہیں گی تو وہ کیسے قائم رہ سکیں گے ان لوگوں نے یہ بھی دلائل کے ساتھ ثبوتوں کے ساتھ بات کی ہے کہ قدرتی آفات میں کچھ ظالموں نے اس طرح اضافہ کیا کہ نواب شاہ کی طرف سیلاب کا رخ نہیں تھا لیکن کچھ وڈیروں نے اپنی زمینیں بچانے کے لئے پشتے توڑ دیئے کہ ان کی زمینیں بچ جائیں اور سیلاب کا رخ شہر کی طرف مڑ گیا اس قسم کی شکایات وہاں ہیں اور پورے سندھ کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے کی ضرورت ہے ان کا مطالبہ یہی ہے کہ پورا سندھ آفت زدہ قرار دیا جائے میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے ملنے کی کوشش کی لیکن وہ دورے پر تھے یہ اچھا ہوا کہ یہاں یہ بات آج چھڑ گئی ہے میں نے وہاں کہا بھی تھا کہ جاتے ہی انشاءاللہ میں بھی اس مسئلے میں مکمل آواز اٹھاؤں گا تو اس موشن کی ہم تائید کرتے ہیں اور آپ کے توسط سے حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ سندھ کے آفت زدہ اور مصیبت زدہ علاقوں کی طرف پوری توجہ دی جائے اور نواب شاہ کے اس واقعہ کی بھی تحقیقات کی جائے۔

جناب چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین صاحب' جناب والا اس وقت صوبہ سندھ میں ایک قدرتی آفت کے طور پر جو بارشیں ہوئی ہیں اور ان سے جو نقصانات ہوئے ہیں آج اس پر بحث کی جارہی ہے پاکستان اور خصوصاً صوبہ سندھ کچھ عرصے سے زمینی اور اس کے بعد آسمانی آفتوں کی زد میں ہے اور حقیقتاً بارشوں' زلزلوں یا اس قسم کی قدرتی آفات پر کسی کا بس نہیں چلتا لیکن افسوس تو اب بات کا ہے کہ چند دن پہلے اس ایوان میں جب یہ بات چھڑی تھی تو اس وقت ہمارے وزیر اطلاعات صاحب نے فرمایا تھا کہ وزیر اعظم صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ اطلاعات جمع کریں اور ان اطلاعات کی روشنی میں ہم فوری طور پر امدادی کام جاری کریں گے آج غالباً ہفتہ بھر ہو چکا ہے وزیر اطلاعات صاحب کو نہ اطلاعات پہنچی ہیں۔ نہ انہوں نے وزیر اعظم کی خدمت میں وہ پہچائی ہیں ظاہر ہے اگر وہ پہنچا دیتے تو اس پر ضرور کچھ احکامات جاری ہوتے اور اس میں کچھ پیش رفت ہوتی جناب چیئرمین صاحب اس وقت ملک کی جو صورتحال ہے اور خصوصاً صوبہ سندھ میں ہم سمجھتے ہیں کہ بارشوں کے بعد غریب عوام جن آفات اور مصائب میں مبتلا ہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ حکومت کی جانب سے اس مرحلے پر فوری طور پر اتنی خطیر رقم کی یا امداد کی فراہمی ممکن نہیں تو کم از کم ان علاقوں میں جا کر ان لوگوں کے جو مسائل ہیں ان کے بارے میں حکومت اپنے آپ کو آگاہ کرتی اور فوری طور پر انتظامی سطح پر بھی ان کی مشکلات کم کرنے کی کوشش کرتی لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر حکومت کو کسی آفت زدہ کو بچانے یا عوام کے بچاؤ کی بجائے اس حکومت کے بچاؤ میں دلچسپی ہے۔ بہر حال صوبہ بلوچستان میں بھی اس قسم کی بارشیں خصوصاً نصیر آباد چاغی' ژوب لورالائی ہرنائی سبی تمام سیکشن بند ہیں اور آر سی ڈی واحد جو شاہراہ ہے وہ کئی جگہ سے بہہ چکی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو چاہیئے فوری طور پر اس ایوان کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ویسے تو وہ کام نہیں کرتے۔ صوبہ سندھ بلوچستان اور ملک جتنے مقامات پر اس قسم کی بارشیں ہوئی ہیں کسی سطح پر جو نقصانات ہیں ان کے

ازالے کے لئے فوری عملی اقدام کریں۔

جناب چیئرمین : شکریہ مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے سندھ میں سیلاب سے نقصانات کے بارے میں اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب چیئرمین معزز ساتھی سینیٹروں نے اس کے حق میں جو باتیں کی ہیں کہ سندھ میں ان علاقوں میں کافی نقصانات ہوئے ہیں اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے فوری طور پر امداد دینی چاہیئے اور اس کو آفت زدہ علاقہ قرار دینا چاہیئے ان سب کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں اور یہ جو حقائق ہیں یہ کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں اس میں میرے خیال میں تمام ملک متفق ہیں کوئی اس میں ایسی بات نہیں ہے یہ صحیح نہیں ہے یہ سیلاب نہیں آیا ان کو نقصان نہیں ہوا اور ہمارے لوگ اتنے غریب ہیں فصلوں کے ان کے کچے مکانات بھر گئے ہیں مال واسباب تک ان کا برباد ہو گیا ہے تو اس کے لئے فوری طور پر امداد کی ضرورت ہے ایک تو یہ ہے کہ ہم وہ cynical بن جائیں بس جو بھی کچھ ہے بس ہے لہٰذا ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہمارے گھر میں چونکہ سیلاب نہیں آیا اور ہمارے گھر کے بچوں کے مال اسباب ختم نہیں ہوئے لہٰذا دوسرے کے بارے میں ہم محسوس ہی نہ کریں یہ ایک اور پہلو ہے ورنہ یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے اور پھر بالخصوص حکومت کی تو ذمہ داری ہے۔ جناب والا اس کے ساتھ ہمارے صوبے میں کوئٹہ میں بھی بالکل یہی صورت حال ہے یہ جدا بات ہے کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اس میں ذرا اس طرح نہیں ہوا ہو گا ورنہ یہ حقیقت ہے کہ ہرنائی سبی نصیر آباد حب لس بیلہ چاغی پشین لورالائی ژوب ان تمام علاقوں میں مسلسل جب بارشیں ہوتی ہیں ابھی اس سال جو بارشیں ہو رہی تھیں مسلسل یہ سیلاب ہوتے تھے اور اس سے تباہی ہوتی تھی وہاں کی گورنمنٹ یا مرکزی حکومت کے دوسرے جو ادارے تھے کسی نے بھی اس میں کوئی دلچسپی نہیں لی کسی کو یہ پرواہ ہی نہیں ہے کہ یہ سیلاب ہے اور لوگوں کے گھر برباد ہو رہے ہیں اور لوگوں کی فصلیں برباد ہو رہی ہیں زمین برباد ہو رہی ہیں میں یہ عرض کرونگا

مرکزی گورنمنٹ صوبہ سندھ کو آفت زدہ علاقہ قرار دیکر اس کے لئے فوری طور پر امداد دے اور ایک طویل المیاد پشتے اور اس کا انتظام کیا جائے لیکن فوری طور پر ان کی امداد ضروری ہے اسی طرح ہمارے علاقوں میں بھی مکمل امداد کی ضرورت ہے اور ہم گورنمنٹ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ان کو امداد دے مجھے خود معلوم ہے کہ لوگوں کے مکانات گرے اب کچے مکان ان میں مال و اسباب اور بچے بھی ہوں اور خطرہ بھی ہو باقی زمین وغیرہ بھی برباد ہو تو اس میں کسی کے احساس کے لئے کافی بات ہے کہ ہماری حکومت جو ہے اس کا احساس کرے اور ہمارے پاس دوسری گنجائش نہیں ہے کہ ہم ان کو محسوس کروائیں وہ خود محسوس کریں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین : جناب شہزاد گل صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : جناب چیئرمین صاحب اس طرف بھی لوگ بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ کو بھی موقع دیتا ہوں اور کون کون اس پر بولنا چاہے گا۔ لالیکا صاحب مظہر صاحب اچھا کافی بولنا چاہتے ہیں۔

جناب شہزاد گل : سندھ کی افسوسناک صورتحال کے متعلق عبداللہ شاہ نے جو موشن پیش کیا ہے اس کی اپنی پارٹی کی جانب اسے مکمل تائید و حمایت ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جہاں تک سندھ کی صورتحال کا تعلق ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے اور ہم سندھ کے مصیبت زدہ عوام کے ساتھ ہیں ان کے دکھ درد میں اور ان کے رنج و مصیبتوں میں اپنے آپ کو برابر کا شریک تصور کرتے ہیں۔ سندھ کی جو صورتحال ہے وہ جناب والا سندھ تک محدود نہیں ہے سندھ میں سیلاب کی وجہ سے جو فصلیں تباہ ہوئی ہیں جو چاول کی فصل ہے جو روئی کی فصل ہے وہ پاکستان کے لئے کیش کراپ ہے ان کی تباہی بربادی کی وجہ سے اس کا اثر نہ صرف سندھ پر بلکہ سارے پاکستان پر پڑ رہا ہے اس وجہ سے وہاں پر جو صورتحال پیدا ہوئی ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے حکومت کو چاہیئے اس مسئلے کا فوری طور پر نوٹس لے جو نوٹس دیا گیا ہے۔ معزز ممبران نے اپنی تقاریر میں فرمایا کہ وہ بہت کم ہے اس لئے اس پر زیادہ توجہ

دینی چاہیئے زیادہ رقم دینی چاہیئے تاکہ ان مصیبت زدہ عوام کی تکالیف کا مداوا ہو سکے۔ وزیر اعظم صاحب نے سندھ کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے دس ارب روپے کا اعلان کیا ہے اب سندھ کے ترقیاتی منصوبے تو کب ہوں گے اور کتنے سالوں میں ہونگے اب سندھ پر جو مصیبت آپڑی ہے چاہیئے کہ اس دس ارب روپے میں سے کافی رقم فوری طور پر سندھ کے اس وقت تکلیف اور مصیبت زدہ کی بحالی کے لئے مہیا کی جائے۔ تاکہ ان سیلاب زدگان اور مصیبت زدگان کی فوری طور پر امداد ہو سکے جناب والا ایک مختصر بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جس طرح یہ ریزولیوشن موشن میں تبدیل کر دیا گیا اب موشن تو صرف ہاؤس میں ڈسکس ہوتا ہے اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تو وزیر خزانہ صاحب سے میری یہ گزارش ہے اگرچہ اب یہ موشن کے طور پر ڈسکس ہو رہا ہے لیکن اس کا مقصد اور مدعا جو تھا وہ ریذولیوشن تھا حکومت کو سندھ کے عوام کی امداد کے لئے آواز پہنچانی تھی اس کو صرف ایک موشن کی حد تک نہ لے ڈسکشن کی حد تک نہ لے بلکہ اس پر عمل کرنے کے لئے وہ اس کا نوٹس لے اور اس پر حکومت کی جانب سے فوری طور پر کارروائی کی جائے یہی میری استدعا ہے میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : بہت شکریہ چیئرمین صاحب میرے معزز دوستوں نے سندھ کے حالات کے متعلق کافی کچھ کہا میں صرف آپ کے ذریعے سے حکومت سے یہ پوچھنا چاہوں گا یہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہوئے وہاں ایک ماہ سے زیادہ مدت ہو گئی ہے اور اس دوران حکومت پاکستان بشمول حکومت سندھ ان دونوں نے ان لوگوں کے لئے کیا کیا صحیح بات تو یہ ہے ہمارے پاس جو تھوڑی بہت معلومات ہیں یا تو سندھ کے ہمارے دوست جو یہاں بیٹھے ہیں یا کچھ دوست جو سندھ سے آتے جاتے ہیں ان سے ملی ہیں لیکن حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں میں نے آج تک کوئی سٹیٹ منٹ یا اس قسم کی چیز میں نے نہیں دیکھی ماسوائے اس کے کہ وزیر اعظم صاحب نے دورہ کیا اور انہوں نے پانچ کروڑ روپے کی

فیڈرل گرانٹ سندھ کی حکومت کو اس سلسلے میں دی۔

Total grant given to the flood affected people is rupees ten crores. آج تک ہماری حکومت نے جو ان لوگوں کے لئے کیا ہے میرا سوال یہ ہے کہ This is the total amount do they feel that this is adequate and are they aware that as a consequence of these floods and rains I am told 60 to 70 per cent of the rural population has been disrupted. They have had to move from their homes and they are now taking refuge on high ground without any medical aid or facilites and without any provision of food or any other ration whatsoever. میں اس سے جو بھی حکومت کی طرف سے اس موشن کا جواب دے گا' گزارش ہو گی کہ آیا یہ ہمیں بتا سکتے ہیں that what is the extent of the total demage that has been done in Sindh as a consequence of these rains, in terms of families disrupted, in terms of acreage of land that is under water, in terms of houses that have been destroyed and any other relevent thing that comes to their mind if they have conducted the survey. As always مجھے یہ impression مل رہا ہے کہ ہماری حکومت میں بہت زیادہ inertia ہے We are not alive to a situation when it arises اگر ہم اسی وقت اس صورتحال کی طرف توجہ دیں۔ perhaps the situation can be kept somewhat under control but we let thing as drift, in the hope کہ چلیئے' چلتا جائے گا' کہیں نہ کہیں تو آ کر رکے گا تو پھر اس کے بعد ہم دیکھ لیں گے کہ کیا کر سکتے ہیں۔ I would like to associate myself with this motion presented by honourable colleague Syed Abdullah Shah

and I would urge the government to take it very seriously and inform the House precisely what measures the government has taken, plans to take in the future اور ایک بات میں آپ سے کہوں ' وزیر خزانہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس کی repercussions جو آئندہ سال ہوں گی they completely destroy cotton کہ وہاں will be very grave, I am told Paddy is more or less destroyed and as far as crop ہو گیا ہے۔ sugarcane is concerned only 25% of the crop may be retreat and on top of that which is even more frightening is that large tracks of land are under water and unless this water is pumped out now and the land is prepared for sowing wheat for the next season, these people may not be able to sow wheat and you can even imagine what short fall of wheat will be in Pakistan in the next year. Thank you very much.

جناب چیئرمین : مظہر علی صاحب '

سید مظہر علی : جناب چیئرمین ' آج جو یہ موشن زیر بحث ہے ہمارے ملک کے لئے اور ملک کے ایک صوبے کے لئے نہایت اہم ہے اور جس تکلیف اور مشکل میں ہمارے صوبے کے بھائی ہیں وہ نہایت ہی پریشان کن ہے۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ اس موضوع پر ملک کے سارے بھائی متحد ہیں میرے خیال میں حکومت کی مدد کے علاوہ جو سب سے پہلی چیز ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اس ایوان سے ہمارے بھائیوں کو وہاں جا کر وہاں کے حالات دیکھنے چاہیں کہ ان کی صورتحال کیا ہے تا کہ ان کو یہ احساس ہو سکے کہ ہمارے سینیٹرز جو ہیں جو ملک کے لیڈران ہیں وہ ہمارے دکھ میں شریک ہیں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ جناب غلام حیدر وائیں صاحب ' سندھ کے دورے پر تشریف لے جا رہے ہیں

اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی اچھی بات ہے۔ اور وہاں جا کر ان کو ان کی مدد کرنی چاہیئے میں نے یہاں آنے سے پہلے کوشش کی تھی کہ حکومت سندھ کے جو افسران ہیں ان سے یہ معلوم کروں کہ damage کی جو extent ہے وہ کیا ہے۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے صوبائی حکومت سے پوچھا ہے کہ آپ یہ بتایئے کہ کتنا نقصان ہوا ہے تاکہ ہم آپ کی مدد کریں۔ اب اس حساب کتاب میں وقت لگ رہا ہے ایک اندازے کے مطابق کم از کم ایک ملین لوگ وہاں affected ہوئے ہیں، میں نے ایک چھوٹا سا حساب لگایا ہے کہ اگر ایک ہزار روپیہ بھی ان کو دیں جن کے گھر ٹوٹ گئے ہیں جن کے بچوں کے پاس کھانے کو نہیں ہے تو ایک بلین، یعنی سو کروڑ روپے کی ضرورت ہوتی ہے اگر حکومت ایک بلین نہ دے سکے تو فوری طور پر ۵۰ کروڑ روپے حکومت کو چاہیئے کہ وہ سندھ کے عوام کے متاثرہ لوگوں کو دیں بعد میں جیسے ضرورت ہو گی اس کے حساب سے دیا جائے۔ میرے دوست اقبال حیدر صاحب نے فرمایا تھا کہ وہاں floods آتے رہتے ہیں، اس کو روکنے کے لئے حکومت نے کیا کیا ہے تو یہ بھی ایک بڑا اہم قومی مسئلہ ہے۔ سندھ کی صورتحال جو ہے وہ ایک کٹورے کی ہے، پورے ملک کا پانی وہاں جمع ہوتا ہے سندھ میں اگر فلڈ روکے ہیں تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہمیں پہاڑوں میں ڈیم بنانے پڑیں گے جہاں بھی قوم ڈیم بنانے کے لئے متفق ہو، بغیر ڈیم بنائے آپ ان سیلابوں کو نہیں روک سکتے۔

میں نے کراچی میں بھی دیکھا ہے۔ کراچی میں سڑکوں پر جو سیلاب کی صورتحال ہے وہ بہت کم پیسوں سے، input سے ٹھیک ہو سکتی ہے تو اس کے لئے اگر کاوش کی جائے تو کراچی کی حد تک سیلاب کا مسئلہ آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت نے کچھ نہیں کیا میں نے یہاں ہاؤس میں کھڑے ہو کر سندھ کی صورتحال پر بحث کے دوران، سندھ حکومت پر اعتراض کیا تھا لیکن مجھے یہ کہنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ مظفر حسین شاہ صاحب نے سندھ کے دورے کئے ہیں ہر جگہ گئے ہیں اور حالات کو دیکھا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ فوری طور پر حکومت سندھ کی مدد کی جائے یہ جو ۱۰

کروڑ ہیں یہ بہت کم ہے' کم از کم پچاس کروڑ روپے دیئے جانے چاہیں یا ۱۰۰ کروڑ روپے دیئے جانے چاہیں۔

آخر میں میں' پھر کہوں گا کہ ہمارے لیڈران اور خصوصاً اس ایوان کے معزز اراکین کو چاہیئے کہ وہ سندھ کا دورہ کریں تاکہ ہمارے بھائیوں کو احساس ہو کہ ہم ان کے دکھ اور درد میں شریک ہیں شکریہ۔

<u>جناب چیئرمین</u> : جناب ابراہیم خان صاحب۔

<u>جناب محمد ابراہیم خان</u> : جناب والا' میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سندھ کا جو جغرافیائی محل وقوع ہے وہ ایسا ہے کہ پورے ملک کا پانی جنوب مغرب میں دریائے سندھ کے ذریعہ بہتا ہے اس لحاظ سے اس علاقے کا catchment بہت وسیع ہے۔ یہ جو آج سیلاب آرہے ہیں' زرعی تباہیاں ہوتی ہیں' عوام کو جو نقصانات اٹھانا پڑتے ہیں اس کے امکانات آئندہ سالوں میں بھی ہو سکتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ زون جو ہے یہ کسی لحاظ سے بھی زرعی نقصانات کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے اس لئے ہمارے ملک کا انحصار ہی زراعت پر ہے کیونکہ اکثر ہماری آبادی زراعت پیشہ ہے۔ تو میں حکومت سے اور وزیر خزانہ سے' اگر وہ میری طرف متوجہ ہوں کہوں گا کہ ایک دور رس ایسا منصوبہ بنایا جائے جس کا انحصار آئندہ کئی سالوں پر ہو جس سے عوام کو مستقلاً اس سیلاب سے چھٹکارا دلایا جاسکے۔

جناب والا' جیسے کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارا جو ہندوستان کے ساتھ سندھ طاس کا معاہدہ ہوا اس کے تحت دریا تو ہندوستان کے پاس گئے لیکن ان برسات کے دنوں میں جو سیلاب آتے ہیں' جو بارشیں ہوتی ہیں ان کی وجہ سے خود دریاؤں میں بھی پانی آجاتا ہے تو یہ اتنا catchment area ہے کہ افغانستان کے پانی سے لے کر' چترال کے پانی سے لے کر' گلگت کے پانی سے لے کر' پنجاب کے پانی سے لے کر' وہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہاں پانا پانی بھی اکھٹا ہوتا ہے۔ تو سیلابوں کو روکنے کے لئے مزارعوں کو تباہی سے بچانے کے لئے فوری طور پر جو حکومت اقدام کرتی ہے وہ حوصلہ افزا ہے لیکن کوشش یہ ہونی چاہیئے

مگر مستقل ایسی منصوبہ بندی کی جائے تاکہ مستقبل میں لوگوں کو سیلاب سے چھٹکارا مل سکے۔ شکریہ جناب۔

<u>جناب چیئرمین :</u> جام کرار صاحب۔

Haji Jam Kararuddin : Mr. Chairman, Sir, this year the floods in my province of Sindh have played havoc at an unprecedented and highest scale. So far as the damage to the standing crops is concerned, 80% crops of peddy, sugarcane, and cotton have been completely destroyed. Vegetables have been destroyed, banana orchards have been destroyed and the villages in each and every Tehsil, all the villages have been destroyed, though Kutcha huts are in the existence. Therefore, the remedy that has been declared by the Government is just like a handful of peanuts. We want at least more than two billion of rupees immediately for the relief of the rain affected and flood affected people of the Province of Sindh. Sir, even my crops ove 500 acres of land have been completedly washed away. The crops of Dr. Sahib for about 1000 acres, it has been completely washed away by the recent floods. Unfortunately, uptill now, not a single pie has been received by the affected people. The people are now residing on the banks of the canals and on the Pakka roads and there is nobody to look after them. Uptill now, no food stuffs has reached to the affectees of the floods and rains. We are grateful to the Almighty Allah that due to Army Operation in Sindh, no incident of kidnapping or theft has taken place otherwise, if there would have been no Army Operation then there would have been thousands cases of kidnappings and thefts in the Province of Sindh. Therefore, my request to the Government is that they should immediately take measures to come to the resocue of the affected people of Province of Sindh and, moreover, there is no arrangement on the part of the Government to drain out the water from the large tracks of the lands which comprise thousand of acres in which deep water is still standing there, and the difficulty for us is to bring that piece of land under wheat cultivation. Now wheat cultivations sowing season starts in the month of November and now this is the month of August, September and October, I feel that that water will not be drained out and we would not be able to sow the wheat. Therefore, the Government

should immediately make an arrangement of pumping stations, or pumps to drain out the water from a large area of the land. Therefore, my submission to the Government through, you sir, is that at least 200 crores of rupees should be provided to the affectees of the Sindh Province as and there should be a suspension of agricultural loans for about a couple of years and the Government should immediately make arrangement for their seeds, fertilizers and other reqirements of the Abadgars of Sindh Province.

Sir, our Finance Minister, fortunately he is present here and we have suffered so much so, if you (Mr. Chairman) see the plight of the people of the area you will simply weep because there everything has been washed away. There is no even Katcha huts made to live in. Therefore, my request, sir, through you, to the government is that they should immediately make a provision for all these things to provide a shelter and money to the helpless people of Sindh. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Makhdoom Khalique-uz-Zaman.

Mr. Makhdoom Khalique-uz-Zaman : Sir, I very briefly want to state that I support the resolution which is under discussion even by Syed Abdullah Shah and also as I have received a press cutting which says that there has been a police action on the Relief Camps which were set in Islamabad which were allowed by the Administration, I think, we should take notice of it and I condemn that act, if it is correct.

Once again, I reiterate my support to the resolution which has been given by Syed Abdullah Shah.

Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Jabbar Sahib.

میر عبدالجبار : شکریہ جناب چیئرمین! جناب معزز رکن سید عبداللہ شاہ کے موشن پر جس طرح اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اُس کے بعد گنجائش نہیں لگتی کہ

میں کچھ عرض کروں۔ اتنا ضرور عرض کروں گا کہ ایک ماہ بعد سے یہ calamity وہاں آ رہی ہے بارشیں ہو رہی ہیں سارے علاقے زیر آب ہیں۔ جیکب آباد کو چھوڑ کر باقی تمام سندھ اس وقت پانی میں ہے اور اس کو تمام پاکستان کے لوگ دیکھ اور سُن رہے ہیں مگر محسوس اگر نہیں ہوتا تو صرف مرکزی حکومت ہے معلوم نہیں کیوں خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔ اور کیوں اس طرف توجہ نہیں دیتی کہ water logging جو ہے وہ نکالی جائے آئندہ زمین کے لئے کچھ کیا جائے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی جو بے حسی ہے وہ ہم سب قوم کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے۔ جناب والا، ہم نے سندھ میں فوجی آپریشن اسلئے کیا تھا کہ وہاں پر لوگوں کو سُکھ ملے چین ملے اور ان کو ملزموں اور ڈاکوؤں سے نجات ملے اب وہی لوگ اللہ کی آفت میں ہیں تو اس وقت وہاں سے نجات دینا بھی ہمارا فرض ہے ہم سب کا فرض ہے۔ ہماری حکومت کا فرض ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں مرکزی حکومت فوری اقدام، کرے اور آئندہ کے لئے ایک ایسا جامع منصوبہ بنائے تاکہ آئندہ جب بھی سیلاب آئیں تو اس کے لئے لائحہ عمل ثابت ہو۔ شکریہ۔

<u>جناب چیئرمین</u> : سید احسان شاہ صاحب۔

<u>سید احسان شاہ</u> : شکریہ جناب چیئرمین، میں سید عبداللہ شاہ صاحب کی موشن کی بھرپور تائید کرتا ہوں اور سندھ کے عوام سے اور سندھی بھائیوں سے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے حمائت کرتا ہوں جناب جس طرح سے معزز اراکین نے یہاں اظہار خیال کیا کہ مرکزی حکومت اس سلسلے میں بے حِس ہے اور جاپانی حکومت نے کچھ loans دیئے ہیں تو سر چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے کر کزی حکومت اس بات کا نوٹس لیتی اور وہاں آفت زدہ علاقوں کی دیکھ بھال کا کوئی انتظام کیا جاتا۔ اور جناب میری حکومت سے گزارش ہے کہ جس رقم کا انہوں نے اعلان کیا ہے وہ ناکافی ہے اور جس طرح سید مظہر علی شاہ صاحب نے کہا کہ 50 کروڑ یا ایک ارب روپے کی امداد دینی چاہیئے تو میری بھی گزارش

ہے کہ حکومت وہاں 50 کروڑ یا ایک ارب کی کم از کم وہاں امداد دے۔ اور مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ وہاں کئی بااثر افراد نے پُشتے توڑے ہیں اسلئے کہ اُن کی زمین زیر آب آ رہی تھی جس کی وجہ سے غریب لوگوں کے گھر اور مکانات زیر آب آگئے تھے تو اس بات کی بھی تحقیق کی جاے۔ میں دوبارہ اس موشن کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ شکریہ

<u>جناب چیئرمین</u> : جناب عالم علی لالیکا صاحب۔

<u>میاں عالم علی لالیکا</u> : جناب چیئرمین!

طنز آمیز نہیں ہے میرا انداز بیان
تلخ بے شک ہے مگر بات ہے خدا لگتی

جناب والا! بارش کا ہونا اور دیگر آفات ارضی وسماوی منجانب اللہ کریم ہوتے ہیں اور کوئی بھی حکومت اور مملکت کوئی بھی اس دنیا میں طاقت اُن کا مقابلہ اُس انداز میں نہیں کر سکتی جتنے نقصانات کسی پہ نازل ہوئے ہوں ان کا فوری طور پر اسی طرح سے ازالہ کر کے اور اُس چیز کو واپس دھکیل دے۔

جناب والا! سندھ والے لوگوں سے مجھے مکمل ہمدردی ہے کہ پہلے تو وہ لوگ بیچارے وڈیروں اور لٹیروں کے ہاتھوں لُٹتے رہے اور اب عذاب الٰہی اُن پر یوں نازل ہوا کہ فصلیں تو درکنار اپنے گھروں سے بے خانماں ہوگئے۔ جناب والا! میں اپنے بھائی اقبال حیدر صاحب سے متفق ہوں ان کی اس تحریک سے کہ ان حالات میں جتنا بھی سندھ سے اظہار ہمدردی کیا جائے نہ صرف زبانی بلکہ مادی طور پر بھی ان کی امداد کی جائے اور تمام وسائل کو مرکوز کردیا جائے۔

جناب والا! میں 1985ء اور 1988ء میں اس قسم کی طوفانی بارشوں کا سامنا اپنے ضلع بہاولنگر میں کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ جس طرح کی مصیبتیں اور مسائل پیدا ہو جاتے ہیں کاش میں اس حالت میں ہوتا کہ میں کچھ دے سکتا جناب والا! میں عوام الناس سے اپیل کرتا ہوں حکومت پر تو ہمارا حق ہے لیکن میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ سندھ ریلیف فنڈ کے

نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ سندھ والے لوگ بڑے اچھے بھائی ہیں ان کے لئے دل کھول کر چندہ دیا جائے جناب والا میں آج کاش زیادہ دے سکتا لیکن اپنی گرہ سے ایک ہزار روپیہ سندھ ریلیف فنڈ کے لئے پیش کرتا ہوں خداوند کریم اس میں اضافہ کرے اور یہ فنڈ ان کے لئے فلاح کا باعث بن سکے مرکزی حکومت سے درخواست کروں گا کہ ان بھائیوں کی اس آڑے وقت میں جتنی بھی امداد کی جائے وہ کم ہے البتہ میرے بھائی اقبال حیدر صاحب نے عبداللہ شاہ صاحب نے۔ مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ ایک آفت ارضی سے بھی سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جس سے میں البتہ ف کرتا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ کراچی میں نکاسی آب کا انتظام نہیں ہو سکا کراچی سمندر بن جاتا ہے تو اگر میں یہ کہوں کہ کیا یہ دو سال ہی میں ایسا ہونے لگا ہے تو شاید یہ بات ان کو کڑوی لگے اور جناب والا دکھے کو دکھانا میرے مسلک میں نہیں ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ کراچی میں مرنے والوں سے ہمیں عقیدت ہے ہمیں محبت ہے اب اگر کراچی میں لوگ جاتے ہیں تو ان کو اعتراض ہے کہ ہم لوگ اکثریت سے اقلیت میں منتقل ہو رہے ہیں وہاں مرتے ہیں ان کی اکثریت قائم رکھنے کے لئے تب ان کو اعتراض ہے یہ عجب سا مذاق ہے کہ کسی حالت میں بھی ان کو کراچی والوں سے محبت مجھے معلوم پڑتی نہیں' پھر جناب والا ایک بات پر مجھے بڑا تعجب ہے کہ سیلاب آتے رہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف سندھ کے سیلاب نہ صرف سندھ کا پانی سندھ کو تباہ کرے گا بلکہ انہوں نے صحیح نشاندہی فرمائی ہے کہ سندھ ایک پاکٹ ہے سمندر جو ہے وہ مسلک ترین علاقہ ہوتا ہے اور معلوب میں بھی جہاں کہیں بارش ہوتی ہے اس کا بلاواسطہ یا بالواسطہ اثر سندھ پر ہی پڑتا ہے اور یہ سب ریلا اور یہ سب آفت ان پر سے گرزتی ہوئی ہی جائے گی ہائے سندھ پر بڑی مصیبت پڑی لیکن جب ہم انہیں کہتے ہیں کہ آؤ بھائی کوئی ایسا انتظام کر لیں جس سے زائد پانی آپ کو تنگ نہ کرے جس سے فضول پانی آپ کے لئے مصیبت نہ بنے تو اس پر بھی بدک پڑتے ہیں اس پر بھی چمک اٹھتے ہیں کہ ہاں یہ بھی ہم تم کو نہیں کرنے دیں گے ڈوبیں بھی ضرور اور اگر زائد پانی کو کنٹرول کرنے کا اہتمام

کرو گے تو وہ بھی نہیں کرنے دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ جو کنٹرول کرنے کا انتظام کریں گے وہ ایک ہی بار تمام سندھ کو ڈبو دے گا۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! ایک بات جو مجھے بڑی عجیب لگی کہ قومی اسمبلی سیشن میں ہے سینٹ سیشن میں ہے سندھ کے نمائندگان موجود ہیں سندھ کی حالت زار بیان کرنے کے لئے اور پاکستان کا بچہ بچہ رو رہا ہے جہاں کہیں بھی تباہ کاری ہوئی ہے بلاامتیاز بلا تخصیص کسی گروپ کے ہر آدمی کی آنکھیں اشک بار ہیں لیکن ان حالات میں ایسے موقعے سے سیاسی فائدہ یوں اٹھانا کہ کیمپ لگوادیں یہاں کون سا' سندھ والے تو بیچارے یہاں پہنچتے پہنچتے گھس جائیں گے ان کے لئے تو ریلیف کیمپ کہیں ایسی جگہ سندھ میں لگنے چاہئیں اسلام آباد کا ریلیف کیمپ ان کو کیا ریلیف مہیا کر سکتا ہے ان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے ماسوائے اس کے کہ اس کو بھی ایک بہانہ بنالیا جائے سیاست کا تو میں ان کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس مصیبت کو مصیبت بنا کر ہی پیش کریں اور کسی کو اس سے اختلاف نہیں ہے شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ پیر برکات شاہ صاحب۔

سید برکات شاہ : جناب چیئرمین! میں سید عبداللہ شاہ صاحب کی اس قرارداد کی باقی حضرات کی طرح حمایت کرتا ہوں ایک چیز جس کی طرف میں توجہ مبذول کرانا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ پاکستان کی ٹاپوگرافی ایسی ہے جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ کراچی سے لاہور کا فاصلہ سات سو میل ہے جبکہ لاہور کی سطح سمندر سے بلندی بھی تقریباً ۷۰۰ فٹ ہے اور یہ جو ابھی سیلاب آیا ہے اگرچہ ہماری پوری ہمدردی سندھ والوں کے ساتھ ہے لیکن یہ کوئی نئی بات بھی نہیں ہے اگر آپ مستقبل کے لئے دیکھیں کہ روز بروز یہ دریا سلٹ ہو رہے ہیں اور اگر آپ کچھ اندازہ کر سکتے ہیں تو آدمی یہی کہہ سکتا ہے کہ 50 سال یا 100 سال کے بعد جب کبھی بھی کوئی زیادہ بارشیں پاکستان میں آیا کریں گی تو یہ سارا علاقہ

جو ہے لاہور سے لے کر اور کراچی تک یہ ایک بڑی جھیل بن جایا کرے گا یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر حکومت کو بڑا سوچنا چاہیئے ابھی تک تو ہماری یہ حالت ہے کہ یہاں ہمارا جو راولپنڈی کا چھوٹا سا نالہ لئی ہے ہر سال اس میں سیلاب آتا ہے اور وہ اوور فلو کرتا ہے ہم ابھی تک اس کا بھی علاج نہیں کر سکے اتنی چھوٹی سی جگہ کا تو اتنی بڑی یہ جو آفت ہم محسوس کر رہے ہیں اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے متعلق باقاعدگی سے سوچیں اور یہ ہے کہ ہر سال سندھ میں اور کراچی میں تقریباً یہ طریقہ ہے کہ دو سال تین سال بارش نہیں ہوتی اور جب کبھی بھی بارش ہوتی ہے تو اتنی ہوتی ہے کہ پھر ایک نیا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ مدد حکومت کی طرف سے ہو سکتی ہے وہ ہونی چاہیئے اور ان سے ہمدردی بھی ہونی چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی میں سوچتا ہوں کہ جب ہم نے سینیٹ میں اتنی بڑی تعداد میں اس کی ہمدردی کا اظہار کیا ہے تو اگر ہم بھی جس طریقے سے عام طور پر ہوتا ہے ہم بھی آج فیصلہ کر لیں۔ اصل میں ہمارا الاؤنس بہت کم ہے لیکن ہم یہ کہیں کہ ایک ہفتے کا جو الاؤنس ہمیں ملتا ہے وہ اگر ہر ایک ممبر سینٹ دے تو میرے خیال میں یہ ایک بڑی اچھی روایت ہو گی۔

<u>جناب چیئرمین :</u> میاں عالم علی لالیکا صاحب پہلے ہی ایک ہزار روپے کا اعلان کر چکے ہیں حکومت کی جانب سے وزیر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے

<u>جناب سرتاج عزیز :</u> جناب چیئرمین اس سال جو اگست کے شروع میں بارشیں ہوئیں اور سیلاب کی وجہ سے سندھ میں تباہ کاری ہوئی وہ واقعی بہت شدید نوعیت کی تھی اور جب سے پاکستان بنا ہے اس قسم کی جو ناگہانی آفتیں ہم پر نازل ہوئی ہیں یہ اس کی بدترین مثال ہے اس سلسلے میں جو وہاں پر نقصان ہوا ہے جانی اور مالی اس کا صحیح اندازہ تو ابھی پوری طرح نہیں لگایا گیا لیکن جو ابتدائی رپورٹیں اب تک آئی ہیں ان کے مطابق حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ' یہ تین ڈویژن ہیں ان میں سب سے زیادہ تباہ کاری ہوئی ہے اور اب تک جو تفصیل سامنے آئی ہے نقصان کی اس میں ۱۳۳ افراد کا جانی نقصان ہوا ایک لاکھ پینسٹھ ہزار تین سو

پچاس مکانات پوری طرح تباہ ہوئے اور ۲ لاکھ ۹ ہزار کے قریب یعنی جزوی طور پر ان کا نقصان ہوا اسی طرح تقریباً ۱۵ ہزار کے قریب مویشی جو ہیں ان کی تلفی کی رپورٹ میسر آئی ہے زراعت کو جو نقصان ہوا ہے اس کے بارے میں ابھی تک صحیح تخمینہ نہیں لگایا گیا لیکن جیسے ممبران نے اپنی تقاریر میں کیا کپاس اور چاول کی فصل کو زیادہ نقصان ہوا ہے گنے کی فصل میں ممکن ہے کچھ نہ کچھ بچت ہو جائے اور جو چھوٹی فصلیں ہیں ان کا بھی نقصان ہوا ہے اس سال ہماری جو زرعی معیشت ہے اس کو کافی دھچکا لگے گا اس سلسلے میں صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ جو ہے اس سے جو ممکن ہو سکتا تھا وہ اب تک اقدامات کئے ہیں تاکہ جو متاثرین ہیں ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جاسکے اس میں سب سے پہلا جو مسئلہ تھا وہ تو وہ تھا جن لوگوں کے مکان خراب ہوئے ہیں یا جہاں پانی زیادہ ہے وہاں سے لوگوں کو نکالا جائے اب تک کوئی ۸۵ ہزار لوگوں کو متاثرہ علاقے سے نکال کر ۱۸۴ ریلیف کیمپوں میں جو اس مقصد کے لئے سیٹ اپ کئے گئے ہیں وہاں پہنچایا جا چکا ہے اس کے علاوہ دو لاکھ کے قریب جو لوگ ہیں وہ پروٹیکیو بند جو ہیں یا اونچی جگہیں ہیں وہاں پناہ لے رہے ہیں یہ قریباً تین لاکھ جو افراد ہیں ان کے لئے خوراک کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور صوبائی حکومت ان کو مفت راشن پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس مقصد کے لئے مرکزی حکومت کے ۵ ہزار ٹن گندم صوبائی حکومت کے ڈسپوزل پر رکھی ہے تاکہ وہ یہ کام کر سکے اگر اس کے لئے مزید گندم کی ضرورت ہو گی تو وہ بھی انشاءاللہ مہیا کی جائے گی دوسرا مرحلہ ان لوگوں کی فوری مالی مشکلات دور کرنے کا ہے اس سلسلے میں صوبائی حکومت کے جو اپنے قرضے لینڈ ریکوری لینڈ ریونیو واٹر ریٹ اور دوسرے calamities affected ایریا میں وہ مؤخر کر دیئے ہیں مرکزی حکومت بھی جو شیڈول بنکوں کے قرضے ہیں اور ایگریکلچرل بنک کے جو قرضے ہیں وہ بھی جو قاعدہ ہے جن جن علاقوں کو calamities affected declare کیا جا رہا ہے ان کو مؤخر کر دے گی۔ اس کے علاوہ جو لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے compensation یا جو امداد ہے اس کا فوری طور پر اعلان کیا ہے اس سلسلے میں جو لوگ وفات

پا گئے ہیں ان کا ریٹ زیادہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس میں جانی نقصان کی compensation مکانات کی مرمت کی مکانات کی reconstrrction اور مویشیوں کی ان پانچوں مدوں میں جو جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کی امداد صوبائی حکومت اس طریقے سے کرے گی اس کے علاوہ بعض تقریروں میں یہ تاثر ہوا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا یہ تاثر صحیح نہیں ہے جیسا کہ بعض ممبران نے ذکر کیا۔ ۱۸ اگست کو ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر خود پرائم منسٹر متاثرہ علاقوں کے دورے پر گئے اور صوبائی حکومت کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت فوری امداد کرے گی جو ۵۵ ملین رقم کا اعلان ہوا تھا یہ ابتدائی رقم تھی جو فوری امداد کے لئے دی گئی انہوں نے واضح طور پر یہ کہا کہ آپ لوگوں کی امداد کے لئے جو compensation دے رہے ہیں اس کے لئے جتنی رقم کی بھی ضرورت ہو گی مرکزی حکومت انشاء اللہ دے گی اس کے علاوہ جیسے میں نے ذکر کیا کہ ۵ ہزار ٹن گندم فوری طور پر تقسیم کے لئے دی گئی اور فیڈرل حکومت نے anti-venom serum جو سانپ کے لئے serum ہوتی ہے وہ اور دوسری vaccine جو ہیں وہ کافی تعداد میں ان علاقوں میں پہنچا دی ہیں اور کافی تعداد میں ہیوی ڈیوٹی پمپ جو واٹر کو پمپ کرنے کے لئے ہیں اس کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تین دن کے بعد ۲۶ کو پھر پرائم منسٹر صاحب سندھ کے دورے پر جا رہے ہیں اس موضوع پر پھر تفصیل سے بات کی جائے گی میری بھی سندھ کے چیف منسٹر سے ۲۷ اگست کو میٹنگ ہے جو ان کا latest assessment نقصانات کا ہے اس کے مطابق جو بھی امداد ہو گی اس کا انشاء اللہ اعلان کر دیا جائے گا یہ تو ہوا ابتدائی ریلیف کا مسئلہ اگلے سال کے لئے ہم ایک منصوبہ بنا رہے ہیں جتنے بھی متاثرہ علاقے ہیں وہاں پر بیج اور کھاد کے لئے فوری طور پر اقدام کیا جائے تاکہ لوگ پانی کی نکاسی کے ساتھ ساتھ خاص طور پر گندم کی فصل جو ہے وہ کاشت کرنے کے لئے پوری طرح انتظام کیا جائے اور لوگوں کو یہ چیز ایمرجنسی بیسز پر میسر آئے تاکہ وہ اپنی کراپ کے لئے ان دونوں چیزوں کا لبرل طریقے سے انتظام کیا جائے۔ بعض ممبران نے صحیح طور پر لمبے عرصے کے جو اقدامات ہیں ان کا ذکر کیا اس سلسلے

میں سمجھتا ہوں جو ڈرینج سسٹم ہے وہ واقعی ایک chrohic کا شکار ہے۔ وہ اری گیشن سسٹم جو ۴/ اپانی کے لئے بنایا گیا تھا اس پر جب آپ تین یا چار گنا پانی ڈالیں گے تو ظاہر ہے وہ بغیر ڈرینج کے انتظام کے پانی کی نکاسی کا انتظام نہیں ہو گا اس میں سب سے اہم سکیم لیفٹ بنک آوٹ فال drain کی جس پر کام کئی سالوں سے شروع کیا گیا تھا لیکن بہت ہی کم رفتار سے ہو رہا تھا یہ پچھلا جو مالی سال ختم ہوا ہے اور جو سال ابھی گزر رہا ہے اس میں ہم نے پہلی دفعہ اس پروجیکٹ کے لئے کافی رقم مہیا کی ہے تاکہ یہ جلد سے جلد مکمل ہو اور جو پانی وہاں پر آئے اس کی نکاسی صحیح طور پر ہو سکے اس کے علاوہ جیسے ممبران کو معلوم ہے جو پانی کا اکارڈ ہوا ہے وہ بہت اہم قدم ہے جس کے ساتھ لمبے عرصے کے منصوبے ہیں۔ اریگشن کو improve کرنے کے فلڈ پروٹیکشن کے اور ڈرینج کے جن پر کام ہو سکے گا صوبائی حکومت ایسے منصوبوں پر آل ریڈی کام کر رہی ہے خاص طور پر ڈرینج کو improve کرنے کے لئے امید ہے اب جبکہ پانی کے متعلق بیسک اکارڈ ہو چکا ہے اس پر پیش رفت ہو گی۔ اس طرح کی ناگہانی آفت کئی سالوں کے بعد آئی ہے ظاہر ہے مکمل ڈرینج تو کہیں بھی نہیں ہو سکتی اگر نارمل بارش ہو لیکن کم از کم یہ امید ہے نارمل جس کا ذکر کیا گیا نارمل فلڈ جو آتے ہیں ان کے نقصانات میں کافی حد تک کمی ہو گی جیسے کہ بعض ممبران نے اس چیز کی نشاندہی کی یہ ناگہانی آفت جو ہے اللہ کی طرف سے آئی ہے اور ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا سدباب کریں اور اس کو سیاسی رنگ دینا یا سیاسی فائدہ اٹھانا جو ہے وہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور ہر پاکستانی کو اس کا دکھ ہے کہ ہمارے سندھی بھائیوں پر اتنی بڑی آفت آئی اور ہم سب کو مل جل کر اس کا مداوا کرنا ہے اور اس سلسلے میں جو تجاویز آئی ہیں نہ صرف حکومتی سطح پر بلکہ پارلیمنٹ کی سطح پر اور عوام کی سطح پر بھی اس سلسلے میں مدد ہونی چاہیئے اس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں اس میں مزید پیش رفت ہو گی۔

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ۔

جناب منظور احمد گچکی : میں اپنی تصحیح کرنا چاہتا ہوں میرے پاس غلط انفارمیشن تھی وہ

یہ کہ میں نے کہا تھا کہ دس کروڑ شکر ہے فنانس منسٹر صاحب نے اس کو ٹھیک کیا ساڑھے پانچ کروڑ جو میں سمجھتا ہوں ایک تحصیل کے لئے بھی ناکافی ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس ساڑھے پانچ کروڑ سے وہاں لوگوں کی مدد کی جاسکتی ہے اور اب تک اناؤنس منٹ نہیں ہوا۔ پرائم منسٹر کراچی جناح ٹرمینل کے افتتاح کے لئے اور جب میں کوئی کام کے لئے۔ سیلاب زدگان کے لئے نہیں جارہے مجھے خوشی ہوتی اگر فنانس منسٹر جو ہیں کچھ مزید فنڈز کا اعلان کرتے چونکہ یہاں ہی لوگوں کو کھانے پینے کی فرصت نہیں ملتی تو ان بیچاروں کا حال کون پوچھے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین صاحب ہمارے اس سینٹ کے ۸۳ ویں اجلاس کے بارے میں جہاں کئی دن سے یہ بحث جاری ہے اور اٹارنی جنرل صاحب کو بھی زحمت دے رہے ہیں اور اس پر کافی مقررین نے بات کی ہے کہ یہ اجلاس جو طلب کیا گیا ہے اس کی کیا قانونی حیثیت ہے اور جو سینٹ کے ۳۰ ارکان نے دستخط کئے تھے اس کا کیا بنا جب آپ کے پاس پہنچا ظاہر ہے اس کا فیصلہ نہیں ہوا جب بحث اختتام پذیر ہوگی تو ایوان اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اخبارات میں ایک خبر چھپی ایوان زریں کے سپیکر جناب گوہر ایوب صاحب نے ایک بیان دیا ہے جب قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جاچکا ہے تو حکومت کو چاہیئے کہ وہ سینٹ کا اجلاس طلب نہ کرے کیونکہ اس میں جو وزراء ہیں وہ وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور لوگوں کے جو تحریک التواء اور دوسری ہیں وہ ہمیں ڈیفر کرنے پڑتے ہیں اور اسے ملتوی کرنا پڑتا ہے میں سمجھتا ہوں عرصے سے یہ چھیڑخانی کس کے اشارے پر بار بار سینٹ کے بارے میں کی جاتی ہے جبکہ یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس حکومت نے بلایا ہے اور کسی نے طلب نہیں کیا جبکہ اس اجلاس کے لئے سینٹ معزز ارکان نے دستخط کئے اور اور اس کے گواہ آپ ہیں آپ کی خدمت میں انہوں نے پیش کئے تھے اور صبح تک حکومت کی طرف سے کسی اجلاس کے

بلانے کا آپ کو علم بھی نہیں تھا ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے بیانات دیگر گوہر ایوب صاحب۔۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے انہوں نے ایک مشکل کا ذکر کیا ہے اس طرح دونوں اجلاس چل رہے ہوں یا تو پھر وزراء دونوں طرف وقت دے سکیں میرے خیال میں دے سکتے ہیں تعداد اتنی ہے دونوں طرف آ سکتے ہیں۔ بہر حال انہوں نے ایک مشکل کا اظہار کیا ہے۔

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین گزارش یہ ہے اگر مشکل بات کرتے تو یہ کہتے۔۔

جناب چیئرمین : بہر حال اس کو زیر بحث لانا مناسب نہیں ہو گا۔

حافظ حسین احمد : قومی اسمبلی اور سینٹ میں سے کسی کا اجلاس بلایا جاتا تو تب بات تھی اپنی مشکل کا اظہار کرتا یہ کہنا کہ صرف۔۔۔

جناب چیئرمین : ان کا مقصد نہیں تھا انہوں نے ایک مشکل کا اظہار کیا شاید وہاں بھی منسٹر غیر حاضر ہوں گے تو وہاں بہانہ یہ ہو گا اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔

حافظ حسین احمد : ٹھیک ہے جی میں نے جو بات کی وہ مقصد نہیں تھا تو کیا مقصد تھا۔

جناب چیئرمین : بہر حال یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب'

Dr. Bisharat Ellahi : Mr. Chairman, Sir, I would like to draw your attention to an issue which has been raised in this House and I have raised it privately in your office also concerning the working of the Senate.

اس میں، میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمیں سارے سال کا ٹائم ٹیبل جدول قسم کی کوئی چیز مل جانی چاہیئے تاکہ کب کب ہماری سینٹ کی سٹنگ ہوں۔ اس سلسلے میں ہم اپنی بھی تیاری کریں اور ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے کب یہاں آنا ہے اور کب ہماری سٹنگز ہوں گیں۔ جب ہم صدارتی تقریر پر بحث کر رہے تھے تو اس وقت ہمارے

Minister for Parliamentary Affairs at that time, I am not very sure, but he did say that the Government will work out a programme and submit it to the Senate Secretariat. اس پر کوئی عمل در آمد نہیں ہوا اور میرا خیال ہے کہ Time has now come that we should stop this *ad hoc sort* of working and come up with a definite programme for the full year. Thank you very much.

جناب چیئرمین : اس چیز کا تعلق پارلیمانی آفیئرز کی وزارت سے ہے میرا خیال ہے کہ اس تجویز کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے کہ سارے سال کا پروگرام، کم از کم tentative طریقے سے دے دیا جائے تاکہ ممبران کو پتہ ہو کہ کب اجلاس ہونا ہے تو میرا خیال ہے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں میں ان سے بھی ذکر کروں گا۔ تاکہ محمد علی خان صاحب بیٹھے ہیں یہ بھی ان سے بات کر لیں۔ یہ ایک مناسب تجویز ہے میرا خیال ہے کہ اس پر اس کو عمل کرنا چاہیئے۔ جناب عالم علی لالیکا صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا : سندھ میں سیلاب کے بارے میں، وزیر خزانہ صاحب کے بیان کے بعد کوئی جگہ بیان کرنے کو باقی نہیں رہ جاتی ہے تاہم ان سے میں ایک بات پر اختلاف کروں۔

جناب چیئرمین : اب بحث ختم ہو گئی ہے اب آپ کیا اختلاف کریں گے۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا، زراعت پیشہ ہونے کے ناطے۔

جناب چیئرمین : اچھا۔ کرلیں۔

جناب عالم علی لالیگا : کہ انہوں نے بڑی دبے لفظوں میں فرمایا ہے کہ قرضہ جات ضابطے کے مطابق مؤخر کر دیئے جائیں گے۔ اب یہ جو لفظ مؤخر ہے، اس کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ زراعت کا پیشہ اتنا نحیف ہے کہ اپنی inputs کو بمشکل cover کرتا ہے اور اگر یہ مؤخر کریں گے تو آئندہ فصل جو ہے وہ فصل مشکل اپنا ہی خرچہ پورا کرے گی تو وہ

فصل جو آفت ارضی کی وجہ سے ضائع ہوئی ہے اس کے اخراجات وہ لوگ کہاں دیں گے ' میں عرض کرتا ہوں کہ وہ مالیہ ' وہ ریونیو معاف ہونا چاہیئے ' قرضہ جات معاف ہونے چاہئیں اور یہ لفظ مؤخر ہے اسے بھول جانا چاہیئے جب صنعتوں کے لئے کروڑوں ' اربوں روپے write off ہو جاتے ہیں ' کہا جاتا ہے کہ یہ sick unit ہے ' یہ بیمار یونٹ ہے ' اس کا قرضہ write off کر دو ' کیا اس کا write off کر دو۔۔۔ وہاں تو کوئی آفت ارضی و سماوی نازل نہیں ہوتی ہے۔ وہاں تو افسران کھا جاتے ہیں ' ڈائریکٹر کھا جاتے ہیں ' چوریاں ہو جاتی ہیں ' مینجنگ ڈائریکٹرز کی بڑی بڑی کاریں خریدنا ہوتی ہیں ' ان کے بچے امریکہ اور انگلستان کی سیر کر کے آتے ہیں تب کہیں جا کر یہ یونٹ sick ہوتے ہیں ' ان کو تو write off کر دیا جاتا ہے اور ہمیں بڑے دبے الفاظ میں ' بڑے دھیمے الفاظ میں قتل کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ضابطہ کے مطابق مالیہ مؤخر کیا جاتا ہے۔

جناب سرتاج عزیز : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جناب ' وزیر خزانہ ' آپ کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز : میں ن لالیکا صاحب کا پوائنٹ نوٹ کر لیا ہے ' مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ آئٹم چار جو کہ بنکنگ کونسل کے بارے میں ہے ' عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بار میں بحث مکمل ہو چکی ہے اب صرف میرا بیان باقی صرف دو تین منٹ کا بیان ہے ' اگر آپ اجازت دیں تو یہ بیان دے دوں تاکہ یہ آئٹم wind up ہو سکے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی '

جناب سرتاج عزیز : جناب والا ' فصیح اقبال صاحب نے ایک موشن پیش کیا تھا کہ چونکہ اب بنک پرائیویٹائز ہو رہے ہیں اس لئے اب بنکنگ کونسل کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ ابھی ہم نے پانچ میں سے صرف دو بنک پرائیویٹ کئے ہیں۔ ایک کمیٹی ہم نے پہلے ہی تشکیل دے دی ہے جو یہ طے کرے گی کہ جب باقی دو بنک بھی

پرائیویٹائزیشن کے آخری مرحلے میں ہوں گے تو اس وقت بنکنگ کونسل کی ضرورت ہوگی یا نہیں یا اس کے کون سے فنکشن باقی رہ جاتے ہیں۔ جیسے کہ ٹریننگ کا ہے' تھوڑا بہت کمپیوٹرائزیشن یا کوارڈینیشن کا ہے' اس کو کس طریقے سے ہینڈل کیا جائے۔ ابھی یہ وقت نہیں آیا لیکن چند ماہ کے بعد پرائیویٹائزیشن کا عمل آ جائے گا تو اس چیز پر غور کیا جائے گا۔

پھر انہوں نے چند ایک باتیں کی ہیں جیسے کہ ہم نے ۵۰/۶۰ آدمی ریٹائر کر دیئے ہیں پی بی سی میں اور یہ زیادہ تر less developed areas میں سے ہیں یہ بات ان کی صحیح نہیں ہے کیونکہ پچھلے ڈھائی سال میں صرف پانچ ملازمین ریٹائر ہوئے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی بلوچستان سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ اس میں بھرتی کے سلسلے میں' ان کے علاقے کی نمائندگی پوری نہیں ہے میں نے اس سلسلے میں پہلے بھی عرض کی تھی' وضاحت کی تھی کہ اب جو ہم بنکوں کے افسر ریکروٹ کر رہے ہیں وہ صرف امتحان کے ذریعہ کر رہے ہیں اور اس امتحان میں پورا صوبائی کوٹہ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس دفعہ جن گیارہ ہزار افراد نے بنکنگ سروس کمیشن کا امتحان دیا ہے۔ افسران کے لئے اس میں چار سو پچاس جو امیدوار تھے وہ بلوچستان سے تھے انشاء اللہ ان کو ان کے کوٹہ کے مطابق ملازمت کا موقع دیا جائے گا وردگ صاحب کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انہیں ۴۲ سال کے بعد موقع ملا لیکن ان کی پاور کم کر دی گئی' اس کا بنکنگ کونسل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن میں یہ بتا دوں کہ ان کی تاریخ پیدائش ۱۹۳۷ء ہے' ان کی ۴۲ سال نوکری تو نہیں ہے بلکہ ۱۸ سال ہے اس کے باوجود انہیں وقت سے پہلے ممبر بنا دیا گیا تھا اور ان کے اختیارات میں کوئی ایسی خاص کمی نہیں ہوئی ہے۔

جناب والا' بنکنگ کونسل کی جو مجموعی کارکردگی ہے وہ تسلی بخش ہے لیکن حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس میں تخفیف ہوگی۔ تو جب وقت آئے گا تو اس کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال : جناب والا' میں ایک چیز کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جب وزیر صاحب بیان دے دیں تو بات ختم ہو جاتی ہے۔

سید فصیح اقبال : بات تو ختم ہو گئی ہے لیکن میں ایک چیز کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنادی گئی ہے سعید قریشی کے ماتحت جو فیصلہ کر رہی ہے۔

جناب سرتاج عزیز : فیصلہ نہیں' بلکہ سفارش کر رہی ہے۔

سید فصیح اقبال : تاکہ بنکنگ کونسل کا نیا رول متعین کر سکے۔۔

جناب سرتاج عزیز : نیا رول' نہیں بلکہ یہ سفارش کرے گی کہ اس کا مستقبل کیا ہے اور جو فنکشن باقی رہ جائیں ان کو کس طرح ڈیل کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا جناب' مزید کام کرنا ہے۔

سید فصیح اقبال : جی' ڈیوٹی فری شاپس کی قرارداد ہے۔

جناب چیئرمین : اگلی تحریک ڈیوٹی فری شاپس کی ہے۔ جی مظہر علی صاحب'

سید مظہر علی : میں جناب ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں اور واپس سندھ کی صورت حال پر آنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ ہم نے جیسے آج سندھ کی سیلاب کی صورت حال پر بحث کی ہے' اسی طرح کچھ پریکٹیکل کر کے بھی اٹھیں۔ میں نے کچھ دوستوں سے مشورہ کیا ہے' باقی دوستوں سے مشورہ نہیں کر سکا ہوں میرا خیال ہے جو فوری چیز ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کم از کم ایک یا دو لاکھ روپے سینیٹرز کے ترقیاتی فنڈز میں وفاقی حکومت سندھ کو دے دے بشرطیکہ اگر معزز سینیٹرز اتفاق کریں۔ شکریہ۔

سید اقبال حیدر : میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : کیوں' وزیر خزانہ صاحب'

جناب سرتاج عزیز : یہ تجویز eligible ہے۔ جو ممبران اعلان کرنا چاہیں کریں' یہ تجویز ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین : تو جو ممبران دینا چاہیں وہ دے دیں۔ کیا موجودہ سب ممبران اتفاق کرتے ہیں۔

سید اقبال حیدر : ہم تعمیر وطن پروگرام میں سے ایک ایک لاکھ روپیہ حکومت سندھ کو دینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : سب اتفاق کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔

ایک معزز رکن : اسے رضاکارانہ رکھا جائے۔

جناب چیئرمین : تو یہ voluntrily ہے' جو دینا چاہے دے دے۔ ٹھیک ہے۔ جی جناب جبار صاحب۔

میر عبدالجبار : میں محترم ممبر کی تائید کرتا ہوں لیکن عرض یہ ہے کہ جس طرح ہماری حکومت اربوں روپے فوجی اپریشن پر خرچ کررہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی رقم ان کے لئے بہت معمولی چیز ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال gesture ہے' آپ کا ۸۷ لاکھ روپیہ یہاں سے ہی ہو جائے گا۔

میر عبدالجبار : بہر حال حکومت کو دینا چاہیئے۔ ہمارے اپنے حلقہ نیابت بھی ہیں' ایسی بات نہیں ہے۔ حکومت جناب بہت بڑی چیز ہے' ہماری مرکزی حکومت بہت کچھ خرچ کرسکتی ہے۔

جناب چیئرمین : یہ ان کی تجویز ہے۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا' دامے' درمے' قدمے' سخنے ہم ان کی امداد کرنا چاہتے ہیں لاکھ روپیہ تو کیا ہے' ان کی خاطر لاکھ جانیں بھی قربان ہیں۔

جناب چیئرمین : شاباش' شاباش ویل ڈن۔

سید اقبال حیدر : طریقہ کار کیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : اب یہاں تو طریقہ کار ڈسکس نہیں ہوگا۔

سید اقبال حیدر : طریقہ کار کے بارے میں سر تاج عزیز صاحب ہمیں بتادیں۔

جناب چیئرمین : جی' وہ بعد میں بتادیں گے۔ جی مندوخیل صاحب'

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں اس کی ان معنوں میں تائید کرتا ہوں کہ اگر دوسرے اراکین بھی دے سکیں ' اپنے لئے ہم تمام سینٹ کے اراکین سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ایک ایک لاکھ روپے دے دیں اگرچہ میں اس مسئلہ کی اہمیت کم نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : تو مظہر علی صاحب کی یہ تجویز ہے۔اس سلسلے میں جو جو اصحاب دینا چاہیں وہ وزیر خزانہ صاحب کو بتادیں یا جو بھی طریقہ کار وضع کیا جائے۔وزارت خزانہ کو لکھ دیں۔ میرا خیال ہے مظہر علی صاحب آپ اسے سرکولیٹ کر دیں جو جو حضرات دینا چاہتے ہوں گے وہ اس پر دستخط کر دیں گے۔ That will be easy. Thank you.

Nest Item No. 5.

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا' میں رول ۲۳۶ کے تحت موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman : It is too late to come to 236.

اب نو بجنے والے ہیں۔

جناب عالم علی لالیکا : جناب والا' میری جو قرارداد ہے وہ بڑی مختصر ہے' بڑی جامع ہے اور بات مطلب کی ہے'اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین : نہیں' اسے بعد میں لے لیں۔اب ۲۳۶ کا وقت گزر گیا ہے اب نو بج گئے ہیں'جی'ڈیوٹی فری شاپس'جی'اس پر کوئی تقریر رہتی ہے۔

سید فصیح اقبال : جناب والا'ایک چیز اس کے بارے میں رہ گئی تھی'اب وزیر صاحب تشریف لائے ہیں وہ اس کا جواب بھی دیں گے۔ جناب چیئرمین ! بات یہ ہے کہ جس پالیسی کے بارے میں بات ہو رہی تھی کہ پیکج رولز' اتفاق سے وہ پیکج رولز وزارت خزانہ سے پاس ہو کر آگئے ہیں لیکن اس میں یہ ہوا ہے کہ بعض چیزوں پر ڈیوٹیاں زیادہ لگادی گئی ہیں۔ یعنی بجائے اس کے کہ سہولت ہوتی اب عالم یہ ہے کہ کلر ٹی وی پر انہوں نے 305 rupees سے چار سو روپیہ لگادیا۔

جناب چیئرمین : ڈیوٹی فری شاپس کی per formance discuss کر رہے ہیں یا کسٹم ڈیپارٹمنٹ پر۔

سید فصیح اقبال : نہیں نہیں ڈیوٹی فری شاپس کے اوپر ایک مسئلہ تھا کہ جب آپ نے یہ دکانیں کھولی ہیں تو ان سے صحیح چیزیں باہر سے آنے والے لوگوں کو ملیں۔ جب بازار میں سمگلنگ ہو رہی ہے اور وہ قیمتیں کم ہیں تو لوگ ڈیوٹی فری شاپس میں کیسے جائیں گے۔ یہ بڑا اچھا قدم ہے کہ اے فارم کو انہوں نے ختم کیا ورنہ یہ فارم بازار میں بکتا تھا۔ لیکن اب اگر ڈیوٹی فری شاپس چلانی ہیں تو اس کو اس طرح سے چلائیں تاکہ سمگلنگ کا خاتمہ ہو۔ آپ اس کو لیگل کریں۔ اب تو آپ کے پاس فارن ایکچینج کا مسئلہ بھی نہیں ہے۔ open economy ہو گئی ہے تو اس کا فائدہ کب تک غریب لوگوں کو نہیں ملے گا۔ یہ سب privileged persons ہیں جو ہر چیز تو حاصل کر سکتے ہیں' bonded ware کے حساب سے ' Diplomatic immunity سے لیکن جب ایک عام آدمی باہر سے آتا ہے اس کے ساتھ آپ یہ تو کریں کہ وہ اپنے ڈالر لاتا ہے کیوں بازار سے یا دوبئی سے خریدے کیوں سنگاپور سے خریدے کیوں نہ پاکستان کی ان جگھوں سے لے تو میں نے ایک عرض کیا تھا تو ایک مطالبہ تو پانچ سال بعد پورا ہوا کہ اب کوئٹہ میں بھی ڈیوٹی فری پاپس کھل رہی ہے۔ حالانکہ آپ نے فرمایا تھا کوئٹہ خود ڈیوٹی فری شاپ ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ سمگلنگ کا کاروبار ختم ہو لوگ taxes دینا چاہیں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ جو نئ ڈیوٹی لگی ہے اس کو آپ دیکھیں کہ جو روزمرہ کی ضرورتیں ہیں فریج وغیرہ' تو میں یہ حیران ہوں کہ جب CBR والے فیصلہ کرتے ہیں تو اپنے گھر کے حساب سے فیصلہ کرتے ہیں یا غریب عوام کے لئے' یعنی عام آدمی جسکی زیادہ ضرورت ہے فریج ہے جو آج کی ضرورت بن گئی ہے آپ دیکھ رہے ہیں فریج ٹی وی یہ ضرورت ہے یہ لگژری آئیٹم نہیں ہیں اب اگر اس میں لوگوں کو پچھلے ریٹ میں ایک سو یا دو سو روپے زیادہ کریں گے لوگ کہاں لے سکیں گے تو

اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ آپ اے فارم ختم کر کے اچھا کام کیا تھا لیکن دوسری طرف سے لے لیا تھا۔ آپ نے چھ ماہ کے الاؤنس بڑھائے جن لوگوں کے تھے لیکن آپ نے transfer of residence میں کم کر دیا۔

جناب چیئرمین : بس فصیح صاحب آپ پہلے بھی تقریر کر چکے ہیں۔اب تو جواب کا ٹائم ہے۔

سید فصیح اقبال : میں یہ چاہتا تھا کہ وزیر دفاع کی خدمت میں کہ اس سلسلے میں تقریر کی بات نہیں ہے میں اس میں کچھ حقائق بیان کر رہا ہوں ایوان سُنے کہ اس میں مسئلہ کیا ہے اب یہاں نزدیک شاپ ہے جا کر دیکھیں کہ کیا چیزیں مل رہی ہیں۔ بازار سے مہنگی مل رہی ہیں۔ حکومت اتنی بڑی کارپوریشن بنا کر بیٹھی ہے PIA کے اس میں کئی ملین ڈالر involve ہیں اگر یہ کام بہتر طور پر کریں تو یہ حکومت کی پالیسی سے تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر دفاع جو نیا ٹرمینل 26 کو کھل رہا ہے وہاں کنٹریکٹ پہ ڈیوٹی فری شاپ کو دیا ہے کسی غیر ملکی کمپنی کو، اگر پاکستان میں یہ ڈیوٹی فری شاپ بہتر طور پر چل رہی ہے تو ہم باہر سے کیوں پرائیویٹ سیکٹر کو لائے ہیں؟ جب پاکستان میں پرائیویٹ سیکٹر موجود ہے اور اس قسم کے لوگ ہیں جو یہاں کی کھول سکتے ہیں تو میرا خیال ہے غیر ضروری ہے کہ ہم باہر کی فرموں کو دیں۔اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو ڈیوٹی لگائی گئی ہے اس کی وضاحت کریں اس کا مقصد بجائے لوگوں کو فائدہ پہنچانا۔ کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا پھر یہی سمگلنگ اور باڑہ مارکیٹیں چلتی رہیں گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی وزیر دفاع صاحب۔

سید غوث علی شاہ : سر جو نکات اٹھائے گئے ہیں ان میں ایک یہ تھا کہ ڈیوٹی فری شاپس کو زیادہ کیا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین : نہیں یہ ڈیوٹی فری شاپس میں ڈیوٹی لگنا یہ کوئی بات عجیب سی لگتی ہے ڈیوٹی فری کا مطلب ہے ڈیوٹی نہ ہو وہاں پر وہاں تو ڈیوٹی نہیں ہونی چاہیئے۔

سید غوث علی شاہ : کم ڈیوٹی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ تو پھر ڈیوٹی reduce ہو ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہاں پر ڈیوٹی نہ ہو۔reduced duty shop تو نہیں ہیں یہ ؟ بہر حال۔

سید غوث علی شاہ : اب تک جو تصور چلا ہے کہ یہ وہ shops ہیں جس پہ قریب قریب ایسی ڈیوٹی ہے جو ڈیوٹی فری جیسی لگتی ہے۔

جناب چیئرمین : یہ کوئی نئی ڈیوٹی ہوگی جو کم از کم ہوتی ہے اور پھر ڈیوٹی فری بھی ہوتی ہے۔

سید غوث علی شاہ : ایک سوال تو یہ تھا کہ ڈیوٹی فری شاپس کا جال بچھایا جائے زیادہ کئے جائیں تو اس کے لئے ہم نے یہ کیا ہے پہلے یہ صرف کراچی لاہور اسلام آباد پشاور اور سمبڑیال سیالکوٹ میں تھے ابھی ہم open کر رہے ہیں کوئٹہ ، سکھر اور فیصل آباد میں ، اس کی تیاری قریب قریب ہوگئی۔ ہے اُس کے بعد اور پروگرام ہے گوادر ، ملتان اور میرپور آزاد کشمیر ، اور ان کے بعد جو ڈیوٹی فری items ہیں یہ بھی کوئی تصور ہوا تھا کہ اُن کی price کچھ ڈیوٹی فری شاپس سے زیادہ ہے۔ ہم نے اس کو escamine کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے وہ open market سے کم قیمت پر ہیں۔ اور چیز بھی وہاں پہ بہت اچھی ہے۔ اب ایک بات اے فارم کے بارے میں تھی جیسے فصیح اقبال صاحب نے خود کہہ دیا ہے اب نئے فیصلے کے مطابق یہ اے فارم ختم ہوگئے ہیں اور ابھی ان کے عوض shopping cards دیئے جائیں گے ان لوگوں کو اور وہ اسے خرید کر سکتے ہیں۔ baggage allowance کے لئے revise ہوئے ہیں لیکن کچھ items ضرور کہیں کم کہیں زیادہ ہوا ہے اگر پریکٹس میں کہیں کوئی difficulty محسوس ہوئی تو یہ ایک ایسا issue ہے this can be again re-examined.

جناب سرتاج عزیز : میں ذرا بیگج رولز کے بارے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی جناب فرمائیے۔

جناب سر تاج عزیز : بیگج رولز کا تعلق ڈیوٹی فری شاپس سے indirect ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہوتا ہے کہ وہاں سے کتنی خریداری کی جائے مجھے افسوس ہے کہ فصیح اقبال صاحب نے جو بیگج رولز میں تبدیلیاں یا بہتری کی ہے اس کا ذکر نہیں کیا صرف جہاں ڈیوٹی کا ذکر تھا اس کی طرف صرف اشارۃً ذکر کیا ہے یہ کافی بڑی تبدیلی ہے کیونکہ اب تک جو ہمارا بیگج رولز کا نظام تھا اس کے تحت بڑا پر جون نظام تھا کہ ایک استری 'ایک گھڑی' دو کیمرہ رول لا سکتے ہیں اور بڑا وہ جب ہر دفعہ وہ چیک ہوتا تھا کہ یہ ہے یا نہیں ہے تو وہ کافی مسافروں کو پریشانی ہوتی تھی۔ اب ہم نے یہ کیا ہے کہ دس آئٹم کے علاوہ اور کسی آئٹم پہ پابندی نہیں ہے۔ آپ وہ جتنے لے آئیں اور جس طرح مرضی ہے لے آئیں اس کے اندر لے شمار چیزیں ہیں جو واقعی ڈیوٹی فری ہیں اور وہ خاص amount تک 'نوٹس نہیں تھا میرے پاس تفصیل نوٹ نہیں ہے لیکن ایک خاص amount تک وہ اپنے ساتھ لا سکتا ہے اور اس کا 50 فیصد fifty per cent entitlement جو ہے وہ اس amount تک ڈیوٹی فری شاپس سے خرید سکتا ہے۔ اس میں مکسر ز اور بے شمار electrical gadgets ہیں اور چیزیں ہیں وہ ڈیوٹی فری شاپ سے خرید سکتے ہیں۔ جو دس آئٹم ہم نے رکھے ہیں جو ڈیوٹی صرف دے کر لا سکتے ہیں وہ وہ آئٹم ہیں جو کہ جہاں ہم نے اپنی domestic industry کو protect کرنا ہے۔ ابھی یہ گرین چینل کے ذریعے بھی اور ویسے بھی جو سمگلنگ ہو رہی تھی ہمارے ہاں ٹی وی کی assembly saving sector ہے Air conditioners ہیں ان کو بہت بڑا نقصان پہنچا تھا۔ اور ہم نے جو ریٹ رکھا ہے یہ صحیح نہیں ہے کہ یہ ریٹ جو ہیں وہ زیادہ ہو گئے ہیں یا کیا ہو گیا ہے مجموعی طور پہ جو اب rates ہیں وہ ایسے ہیں کہ اس میں مناسب قیمت پہ وہ لوگ وہاں سے خرید بھی سکتے ہیں اگر ضرورت سمجھیں امپورٹڈ لیکن ہمارے جو locally assembled units ہیں اُن کو کسی حد تک protection بھی حاصل ہو گی۔ اس پر اگر وہ بحث کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں لیکن اس سے ڈیوٹی فری شاپس کا جو خرید و فروخت ہے اور جو سہولت ہے وہ زیادہ استعمال ہو گی کم نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین : جی فصیح صاحب۔ ویسے تو ختم ہو گیا ہے معاملہ جی۔

سید فصیح اقبال : جی ٹھیک ہے لیکن میں ذاتی وضاحت کے نکتے پر ہوں۔ میں نے پیکیج رولز کے متعلق یہ اے فارم کا مستحسن قدم آپ ہی نے اٹھایا ہے۔ لیکن میں عرض کر رہا تھا چونکہ میں نے items دیکھے ہیں کہ کہاں کہاں ' ڈیوٹیاں بڑھی ہیں۔ میرا ہے یہ over look بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے ضرور اپنی انڈسٹری کو protect کرنا ہے۔ اور ٹیرف میں باقاعدہ ایک جاری عمل ہے۔ لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں روزمرہ کی جو آپ کے ملک میں نہیں بن سکتی ' مائیکرو فون نہیں بن رہا۔ جو چیزیں نہیں بن رہیں اُن کے لئے سہولت کی بات تھی اور میں وزیر دفاع سے کہوں گا کہ یہ نظام جو شاپنگ کارڈ issue کرنے کا ہے اس کی مناسب تشہیر کریں۔ جناب چیئرمین! حکومت فیصلے بڑی اچھے کرتی ہے لیکن مناسب اور معقول تشہیر نہ ہونے کی وجہ سے لاعلم رہتے ہیں۔ جسے آج پیکیج رولز کے بارے میں پتہ چلا ہے وہ بھی ریزولوشن کے آنے سے اگر یہ نہ آتی تو یہ بھی نہ پتہ چلتا۔ لہٰذا میری وزیر سے درخواست ہے کہ ان کے پاس وسائل ہیں انجینئر ہیں تو عوام کو TV ' ریڈیو اخبارات کے ذریعے اپنے missions کے ذریعے آگاہ کیا کریں۔ ائرپورٹ پر باہر سے آنے والوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا جسے بدعنوانیاں جنم لیتی ہیں۔ لہذا لوگوں کو بتائیں اور مناسب تشہیر کا بندوبست کر کے ضرور ہر معاملے اور فیصلے سے عوام کو آگاہ رکھنا چاہیئے۔ لہذا میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور مزید اچھے فیصلوں سے آگاہ کریں۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ نمبر ۶ پر خواجہ آصف صاحب کا موشن ہے۔ This House may discuss the rapid population growth.

میاں عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین ' ایڈوائس نوٹ فرمالیجئے گا کہ اگر آئندہ کوئی اتوار آجائے تو اس میں بجائے اس کے کہ اس کو اولیت پہ رکھا جائے یہ ہمارے سینیٹر بھائیوں کا مسئلہ نمبر ایک ہے۔ اس کو اولیت دی جائے جی۔

جناب چیئرمین : اگر ایوان منظور کرے گا تو بالکل اولیت دی جائے گی۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! وہ تو آج بھی بحث کے لئے منظور کرتے ہیں اگر آپ اس کو پُٹ کریں وہ تو آج بھی اس کو سپورٹ کرنے کے لئے تیار ہیں سارے تیار ہیں جناب یہ ہمارے سینیٹ کا مسئلہ ہے الاؤنسز کا معاملہ ہے۔

جناب چیئر مین : یہ دیکھ لیتے ہیں پہلے یہ بہبود آبادی والا لے لیں۔

خواجہ محمد آصف : جناب چیئر مین، میں نے اس مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی وہ میں نے کرادی رانا نذیر صاحب متعلقہ وزیر ہیں انہوں نے اس کا جواب دینا تھا وہ اس وقت تشریف نہیں رکھتے۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئر مین، میں آپ کی اجازت سے اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ میں سینیٹر صاحب کا مشکور ہوں خواجہ آصف صاحب کا انہوں نے ایسے اہم موضوع پر ایوان کی توجہ دلوائی یہ جو آبادی کا مسئلہ ہے یہ واقعی بہت سنگین ہے کیوں کہ جب تک اس پر پوری طرح کنٹرول نہیں ہوگا ہمارے وسائل اس قابل نہیں ہیں کہ اس رفتار سے بڑھتی ہوئی آبادی کی تمام ضروریات کو پورا کر سکیں اس سلسلے میں حکومت نے کوئی تین مہینے ہوئے بہت جامع ایکشن پروگرام ایڈاپٹ کیا ہے جس میں بہبود آبادی کے لئے بہت اچھے پروگرام ہیں جس میں زچہ و بچہ کی حفاظت شامل ہے اور ان کی صحت کے متعلق جو پروگرام ہیں وہ شامل ہیں اور اس سلسلے میں اگر سینیٹر صاحب چاہیں گے تو میں جو ایکشن پروگرام اور اس پر حکومت کی پالیسی ہے وہ ان کو دے دوں گا اور اس میں جو کمیونٹی کی انوالومنٹ ہے اس کے بارمیں بھی منصوبہ بندی ہو رہی ہے تاکہ لوگ خود اپنی مرضی کے مطابق اس پروگرام پر عمل کر سکیں یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ہمارا جو آٹھواں پنجسالہ منصوبہ بن رہا ہے اس میں بھی اس موضوع کو کافی اہمیت دی گئی ہے اور اس سلسلے میں اس کا عنقریب جو ڈرافٹ چھپے گا اس میں بھی ان کو تفاصیل میسر ہوں گی۔

خواجہ محمد آصف : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے اور یہ اتنی اہمیت کا مسئلہ ہے ہماری قوم کا جو مستقبل ہے اس کا سارا دارومدار اس مسئلے پر ہے اس کو زیادہ

سنجیدگی سے لینا چاہیئے رانا نذیر صاحب اگر تشریف رکھتے ہوتے تو وہ اس کے متعلق ہمیں زیادہ تفصیل کے ساتھ بتا سکتے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے ریکوئسٹ بھی کی تھی کہ وہ تفصیلی بیان دینا چاہتے ہیں تو اس کو ابھی ان کے آنے تک پینڈنگ رکھ لیتے ہیں۔

خواجہ محمد آصف : دوسرا یہ ہے کہ جس طرح محترم وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے اس میں پلانز اور جو منصوبے ہیں وہ تو بہت بنتے ہیں لیکن اس پر کچھ نہ کچھ آن گراؤنڈ بھی ہونا چاہیئے یہ صرف سیمینارز اور سمپوزیمز جو ہیں یعنی کاغذوں پر یہ نہیں ہونا چاہیئے یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اس کے کچھ نتائج برآمد ہونے چاہئیں۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور رانا نذیر صاحب کی آمد کا انتظار کرنا چاہیئے بہبود آبادی کے بارے میں ہمارے ساتھ وہ جو سلوک کرنا چاہیں ہم اس کے لئے تیار ہیں

جناب چیئرمین : تو یہ پینڈنگ کیا جاتا ہے۔ جی یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar : Sir, Item 15 is very important, they want to classify the nation into religion groups identity cards, that may be kept pending.

جناب چیئرمین : بہر حال آجائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار : آج کہاں آئے گا جی۔

جناب چیئرمین : آج تو نہیں آئے گا لیکن اگلے غیر سرکاری کارروائی کے دن آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار : آجائے تو بڑی اچھی بات ہے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا' محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ میرے پاس جو ریکارڈ ہے اور جو بہبود آبادی کے متعلق سکیمیں ہیں میں سینیٹر صاحب کو دے دوں گا میں قطعاً اس بات کا مخالف ہوں ہم سارے سینٹ کو کیوں نہ بتایا جائے وہ سکیمیں سارے سینٹ

کے سامنے لائیں تاکہ باہر عوام کو بھی اس کا پتہ لگے صرف سینیٹر کو دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین : یہ آئٹم پینڈنگ ہے ابھی اس پر رانا نذیر صاحب تفصیلی بیان دیں گے Next Item No. 7, Khawaja Asif Sahib ; this House may discuss the overall performance of the Pakistan Missions abroad.

خواجہ محمد آصف : جناب والا! میں اس پر تیار ہوں کہ یہ خارجہ پالیسی کے ساتھ ڈسکس ہو جائے لیکن اس میں کچھ باتیں ایسی ہوں گی جو ہلکی سی diversion ہو گی وہ foreign policy strictly *vis-a-vis* foreign missions and their relationships with expariate community نہیں ہو گی وہ foreign policy کے scope میں نہیں آتی اگر اس وقت آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ایک ہی وقت ہی فارن پالیسی کے ساتھ ہی یہ جو فارن missions کا معاملہ ہے۔۔

جناب چیئرمین : ابھی کرلیں آج موقع پھر کہاں موقع ملے گا۔

جناب محمد صدیق خان کانجو : جناب والا! خارجہ پالیسی پر آپ نے بحث شروع کی ہوئی ہے وہ مسئلہ خاصہ broad-based ہے اس میں ان کی آراء ان کی تجاویز ان کی observations ہماری سر آنکھوں پر ہوں گی اور انشاءاللہ اس کے مطابق ہم مستفید ہونے کی کوشش کریں گے تو اس زمرے میں اگر یہ جائے تو بہتر ہو گا میں اتنا عرض کرنا چاہ رہا تھا۔

خواجہ محمد آصف : جناب والا! جو چیزیں میں اس میں کہنا چاہتا ہوں اگر اس میں accommodate ہو جائیں تو I don't have any objection.

جناب چیئرمین : چلیں ویسے بھی سوا نو بج گئے ہیں تو I think we will adjourn the House now.

میر عبدالجبار : جناب والا اگلی آئٹم میری تھی، وزیر صاحب بھی نہیں ہیں، میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو تحاریک ۱۹۴ کے تحت آتی ہیں ان میں ٹائم لمٹ ہوتی ہے

اور ہمارا ایک ہی پرائیویٹ ممبرز ڈے آتا ہے تو ہم دائیں بائیں باتیں کر لیتے ہیں اور ہمارا سب کچھ رہ جاتا ہے۔۔

جناب چیئرمین : اس کی وجہ کیا ہے 'اگر آپ مجھے کنٹرول کرنے دیں جس طرح آپ سب کہتے ہیں کہ سب نے بولنا ہے تو پھر کیسے کنٹرول ہو گا اگر آپ کنٹرول کرنے دیں تو پھر اس کے مطابق چل سکتا ہے۔

میر عبدالجبار : جناب والا اگر ہم رولز adopt کریں تو میں سمجھتا ہوں بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے لیکن اب مثال کے طور پر سندھ سچوئیشن اہم معاملہ تھا اس پر بات کرنے کی ہر ایک کی خواہش تھی۔

میر عبدالجبار : یہ چوتھی مرتبہ آرہا ہے جی اور پھر یہ سارا کچھ ویسے ہی رہ جائے گا۔

سید اقبال حیدر : جناب چیئرمین آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ رول ۱۹۴ کے تحت جو تحاریک ہوتی ہیں وہ واقعی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں اور ان پر بحث کرنا ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ناممکن ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کنٹرول کر لیا جائے تو ہو جاتا ہے۔

سید اقبال حیدر : وہ نہیں ہوتا جی 'بہت اہم ہوتے ہیں جیسے میری تحریک ہے میری آپ سے صرف ایک استدعا ہے اگر وہ آپ قبول کر لیں کہ جو رول ۱۹۴ کی تحریکات ہیں وہ ریگولر دنوں میں بھی لگ جائیں بشرطیکہ وقت ہو قانون سازی کے کام کے بعد ان کو لسٹ کر دیا جائے اگر قانون سازی کے بعد وقت مل جائے تو ٹھیک 'نہیں تو۔۔۔

جناب چیئرمین : دیکھیں 'رولز کافی واضح ہیں کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر پرائیویٹ ممبرز بزنس ہو گا اور رول کہتا ہے کہ No other business shall be taken up on that day except government business.

سید اقبال حیدر : وہ تو صحیح ہے لیکن جناب والا Under Rule 194 we discuss government policy.

جناب چیئرمین : صحیح ہے لیکن وہ ۱۹۴ کے تحت ہی آئیں گے۔

Syed Iqbal Haider : But that becomes almost a subject matter....

جناب چیئرمین : یہ آج کی بات نہیں یہ صدیوں سے یہ رول چل رہے ہیں کوئی نئی بات تو نہیں ہو رہی لیکن یہ تجویز ٹھیک ہے کہ We will control the debate as per rules اور جو وقت ہے اس کے مطابق چلیں

Syed Iqbal Haider : And have a longer day of Private Member Day from morning till evening.

جناب چیئرمین : نہیں آج تو خصوصی وجہ تھی۔

میاں عالم علی لالیکا : Session کر سکتے ہیں جناب والا! صبح سے شام تک۔

جناب چیئرمین : آپ سوچ لیں، آئندہ کو اگر آپ کہیں گے تو صبح کو بھی ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman : It is upto the members.

Syed Abdullah Shah : Sir, I draw your attention to Rule 22. You have just now observed that only government business is to be taken up on Sunday but that is not exactly so because it says that :-

"....... except with the consent of the Leader of the House."

You can take up even the Private Business.

جناب چیئرمین : تو لیڈر آف دی ہاؤس سے بات کر لیں۔

Syed Abdullah Shah : Sir, when my colleagues make a request then you can take it up.

جناب چیئرمین : سو آپ Leader of the House سے بات کر کے business لانا چاہیں تو رول اجازت دیتا ہے as far as I am concerned so, the

House is adjourned to met again a day after tomorrow *i.e.*, 25th of August at 10.00 a.m.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, the 25th August, 1992.]

PCPPI-544(96) Senate-4-3-2000-150.